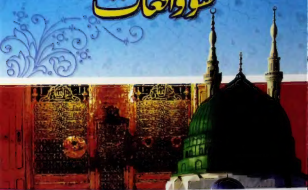


حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ستوں واقعات



المکتبۃ الشریعہ
پبلشرز لاہور

مصنف:

علاقہ محمد سعید قادری

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت ابو بکر صدیق ؓ

کے سواقعات

مصنف:

علامہ محمد صفور قادری

پبلشرز: مکتبہ اسلامیہ لاہور

Ph: 37352022

اکبر پبلشرز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوانحیات
مصنف:	علامہ محمد مسعود قادیانی
پبلشرز:	اکبر پبلیشرز
تعداد:	600
قیمت:	120/-

لکھنے کا حق

اکبر پبلیشرز

Ph: 042 - 7382022
Mob: 9900-4477571

پتہ: ۱۰، سید آباد

انتساب

آفتابِ اُمت، شمعِ دین و ملت
حضرت اُولیس قرنیؓ

کے نام

وہ پاک نفس و پارسا دین حق سے قبل بھی
 بتوں کو کب وہ پوجتا تھا دین حق سے قبل بھی
 کہ ہر برائی سے بچا تھا دین حق سے قبل بھی
 ہری تھی شاخ پہلے ہی نہ آتے اس پر کیوں ٹر
 جہاں جہاں حضور ہیں وہیں وہیں وہ خوش نظر
 ہیں مصطفیٰ ﷺ کے ہمسفر ابوبکر ابوبکر

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
11	حرف آغاز	
13	مختصر حالات	
15	لقب "صدیق" کی جہت سے	۱۔
17	لقب "حقیق" کی جہت سے	۲۔
19	ولادت کے حلق حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول	۳۔
20	جوں کو ہمارا کرتا تھا	۴۔
21	شراب کو بھی ہاتھ نہیں لگایا	۵۔
22	دورِ جاہلیت سے ہی حضور نبی کریم ﷺ سے دوستی تھی	۶۔
23	اسلام قبول کرنے کے حلق روایات	۷۔
28	والدہ کا اسلام قبول کرنا	۸۔
31	انسانوں سے نہیں اللہ تعالیٰ سے جڑا کا طالب ہوں	۹۔
32	مال کی جگہ پر پھر رکھ دیا	۱۰۔
33	والدہ بزرگوار کا اسلام قبول کرنا	۱۱۔
34	طبیعی کاوشیں	۱۲۔

- ۱۳۔ مال و متاع سب حضور نبی کریم ﷺ کے لئے وقف تھے 36
- ۱۴۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو غلامی کی زنجیروں سے نجات دلانا 38
- ۱۵۔ مشرکین مکہ کو حضور نبی کریم ﷺ پر ظلم و ستم سے روکنا 39
- ۱۶۔ رام خدا میں بر ملا خرچ کیا 40
- ۱۷۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا 41
- ۱۸۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا 43
- ۱۹۔ حضور نبی کریم ﷺ کا دفاع کرنا 45
- ۲۰۔ واقعہ معراج کی تصدیق 47
- ۲۱۔ حبشہ کی جانب ہجرت کی غرض سے نکلتا 49
- ۲۲۔ سفر ہجرت کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کا منتخب فرمانا 51
- ۲۳۔ حضور نبی کریم ﷺ نے لوٹنے کی قیمت ادا فرمائی 53
- ۲۴۔ ابو جہل کا دختر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تھپڑ مارنا 54
- ۲۵۔ حضور نبی کریم ﷺ کو کندھوں پر اٹھانا 55
- ۲۶۔ سراقہ رضی اللہ عنہ بن ہشام کا اسلام قبول کرنا 56
- ۲۷۔ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا بندوبست فرمایا 60
- ۲۸۔ روز حشر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوں گے 61
- ۲۹۔ مسجد نبوی ﷺ کے لئے زمین کی قیمت ادا فرمائی 63
- ۳۰۔ نبی کریم ﷺ کا صحت کے لئے ہار کاغذ خداوندی میں دعا کرنا 64
- ۳۱۔ لشکر اسلام کی فیسی حد 65
- ۳۲۔ رسول اللہ ﷺ کا مارے کو ترجیح دینا 67

- ۶۹۔ جنگ بدر حق و باطل کے درمیان معرکہ تھا
- ۷۰۔ غزوہ بدر میں حضور نبی کریم ﷺ کے محافظ
- ۷۱۔ حضور نبی کریم ﷺ کی پیشانی میں بکری کی کھان
- ۷۲۔ لشکر کا سربراہ مقرر کیا جاتا
- ۷۳۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے
- ۷۵۔ غزوہ تبوک کے موقع پر ثابت قدم رہنا
- ۷۶۔ اللہ اور اس کے رسول حق کا پی ہیں
- ۷۷۔ امیر حج مقرر کیا جاتا
- ۸۰۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برکت پر سجدہ شکر بجالانا
- ۸۳۔ آپ رضی اللہ عنہما ارشد میں حضور نبی کریم ﷺ کے خسر بھی ہیں
- ۸۵۔ نماز میں خلاف توقع فعل دیکھیں تو سبحان اللہ کہیں
- ۸۷۔ حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان پر لوگوں کی امامت فرمانا
- ۸۹۔ حضور نبی کریم ﷺ کا اپنے وصال کی خبر دینا
- ۹۲۔ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) تسلی رکھو
- ۹۳۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ظاہری وصال
- ۹۵۔ حضور نبی کریم ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرنا
- ۹۷۔ خلیفہ اہل تخت ہونا
- ۹۹۔ خلیفہ بننے کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرمانا
- ۱۰۰۔ معترضین کا اعتراض اور مصیب خلافت کو چھوڑنا
- ۱۰۲۔ خلیفہ مقرر کیا جاتا

- ۵۳۔ عدل بے مثل ہے 103
- ۵۴۔ حضور نبی کریم ﷺ کی منصب خلافت کے حقائق پیشین گوئی 104
- ۵۵۔ امیر رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کا خوف 106
- ۵۶۔ حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی ناراضگی 107
- ۵۷۔ رضوان اکبر 109
- ۵۸۔ کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ 110
- ۵۹۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو صیحت 111
- ۶۰۔ اہلیہ کی طوے کی فرمائش پوری نہ کر سکے 112
- ۶۱۔ صلح میں شمولیت 114
- ۶۲۔ چار عمدہ صفات 116
- ۶۳۔ بکریوں کا روزہ دلوانا 118
- ۶۴۔ حرام سے پرہیز کرنا 119
- ۶۵۔ ادب کا مقام 120
- ۶۶۔ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں 121
- ۶۷۔ مشرکین لا جواب ہو گئے 123
- ۶۸۔ عید کے دن انہیں چھوڑ دیا 124
- ۶۹۔ منکرینِ زکوٰۃ کی سرکوبی 125
- ۷۰۔ مسلمہ کذاب کی سرکوبی 126
- ۷۱۔ قرآن مجید کو جمع فرماتا 127
- ۷۲۔ اہل فضل کی فضیلت اہل فضل سے جانتا ہے 129

- ۱۳۱۔ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو گود میں اٹھا کر پیار کرنا
- ۱۳۲۔ تعبیر الرزاق کے ماہر
- ۱۳۳۔ قلعہ منہار ہو گیا
- ۱۳۴۔ کھانے میں برکت
- ۱۳۵۔ نبی کی بشارت
- ۱۳۶۔ امت میں سب سے پہلے جنتی
- ۱۳۷۔ جنت کے ہر دروازے سے پکارا جائے گا
- ۱۳۸۔ علم حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہوا
- ۱۳۹۔ بعض رکعتوں والوں پر اسی ہزار فرشتوں کی لعنت
- ۱۴۰۔ امت کے بہترین شخص
- ۱۴۱۔ چار باتوں کی ذبح سے فضیلت حاصل تھی
- ۱۴۲۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے کسی فعل کی نقل نہیں کرتے تھے
- ۱۴۴۔ عیروہ کے لئے قرآن وحدیث کافی ہیں
- ۱۴۵۔ چود کو قتل کر دیا
- ۱۴۶۔ گستاخی کرنے والا بندہ بن گیا
- ۱۴۷۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہمارا منہ ختم کر دی
- ۱۴۸۔ بخروا انکساری
- ۱۴۹۔ امت کی نجات کا ذریعہ
- ۱۵۱۔ حضرت سیدہ امراہ رضی اللہ عنہا کو طیفہ مقرر کرنا
- ۱۵۲۔ مشفق کے خطرات سے آگاہ کرنا

- ۹۳۔ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بعد آنے والوں کو تنہا دیا 153
- ۹۴۔ دو پرانی چادروں میں کفن دیا گیا 154
- ۹۵۔ المیہ نے غسل دیا 155
- ۹۶۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا 156
- ۹۷۔ اسلام کا قلعہ 157
- ۹۸۔ موت کی وجہ حضور نبی کریم ﷺ کی جدائی میں گریہ کرنا تھا 158
- ۹۹۔ حبیب کو حبیب سے ملا دو 159
- ۱۰۰۔ حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کرو 159



حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور اچھا ہی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ پائیدار پر بے شمار درود و سلام۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور گروہ انبیاء علیہم السلام کے سردار اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جب ہیکل اوی نازل ہوئی اور آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ ﷺ کی مردوں میں سب سے پہلے تصدیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا رفیق بنایا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعے آپ ﷺ کی دلجوئی فرمائی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہر اس امر اور قول کی تصدیق کی جو آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے جاری ہوا یا وہ امر آپ ﷺ سے سرزد ہوا یا کسی وجہ سے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب "صدیق" اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل فرمایا ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب احاطہ تحریر سے باہر ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی دین اسلام کے لئے جتنی بھی خدمات ہیں ان کا عرض کیا ہے اس کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ خود بخوبی بہتر جانتا ہے جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا کہ میں نے سب انسانوں کے احسانوں کا بدلہ دے دیا مگر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے احسانوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود دے گا۔

وہ اپنی مثال آپ تھے زمانے میں

جنے کی نہ کوئی مان دوسرا صدیق رضی اللہ عنہ

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) بوجہ کثرت صلوٰۃ و صیام تم سے افضل نہیں بلکہ اس طبعی محبت کی وجہ سے افضل ہیں جو ان کے قلب میں میرے لئے موجود ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اور ابو بکر (رضی اللہ عنہ) ایک ہی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔

الغرض حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔
 زیر نظر کتاب "حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوانحیات" کو ترحیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ ہر گاہ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پاک مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بارے میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ واقعہ قبل کے قریباً از حاکمی برس بعد ۵۷ء میں پیدا ہوئے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے جو اپنی کنیت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ سے مشہور تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شجر نسب مرہ بن کعب پر حضور نبی کریم ﷺ سے جاتا ہے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حضرت سللی رضی اللہ عنہا ہیں جو اپنی کنیت ام الخیر رضی اللہ عنہا سے مشہور ہوئیں۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دین اسلام قبول کرنے میں اولیت حاصل ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتداء میں ہی حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی جان و مال سب یکجا راہ خدا میں وقف کر دیا۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی چار نسلیں صحابی رسول اللہ ﷺ تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے بے شمار غلاموں کو جو اسلام قبول کر چکے تھے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہر جنگ میں حضور نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ حصہ لیا اور ہر مشکل گمٹری میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھڑے رہے اور کسی بھی آزمائش میں ایمان حائل نہ ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی حیات ظاہری میں ہی لوگوں کی قیادت میں امامت فرمائی اور حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ان تمام امور کو ملحوظ رکھا جو حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں جاری تھے اور جن کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ کا واضح حکم موجود تھا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ ہجری بروز سوموار کو تربیٹہ برس کی عمر میں ہوا۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اتنی ہی تھی جتنی حضور نبی کریم ﷺ کی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔

یہاں ہو کس زباں سے مرچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
ہے مقام بار خاد محبوب خدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا



قصہ نمبر ۱

لقب ”صدیق“ کی وجہ تسمیہ

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لقب ”صدیق“ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ معراج سے واپس لوٹے اور قریش مکہ کو اپنی معراج سے آگاہ کیا تو انہوں نے آپ ﷺ کی تکذیب کی۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واقعہ معراج کے بارے میں پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کے معراج پر جانے کی تصدیق کرتا ہوں چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ ﷺ کی اس تصدیق کی وجہ سے آپ ﷺ کو ”صدیق“ کا لقب دیا۔

ابن سعد کی روایت میں ہے جب معراج شریف میں حضور نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کروائی گئی تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میری اس سیر کو کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ ﷺ کی تصدیق ابو بکر رضی اللہ عنہ کریں گے کیونکہ وہ صدیق ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب ”صدیق“ اس وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے، آپ ﷺ نے حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت کی تصدیق میں جلدی کی اور آپ ﷺ سے کبھی کوئی لغزش نہیں ہوئی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ احد پہاڑ پر ڈنڈا لگا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے ہر سے احد پہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا۔

”اے احد! ظہر جا تھہ پر اس وقت ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔“

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ”صدیق“ رکھا اور پھر آپ ﷺ نے سورہ الزمر کی آیت ذیل کی تلاوت فرمائی۔

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ
 ”وہ جو سچائی لے کر آیا اور وہ جس نے اس سچائی کی تصدیق کی
 وہی سچی ہیں۔“



قصہ نمبر ۲

لقب ”عقیق“ کی وجہ تسمیہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کے بارے میں اکثر محدثین کا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ”عقیق“ تھا۔

عقیق کے معانی آزاد کے ہیں مگر بیشتر محققین و محدثین کا قول ہے ”عقیق“ آپ رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز میں اپنے حجرہ مبارک میں موجود تھی اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حجرہ مبارک کے باہر تشریف فرما تھے۔ اس دوران حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”جو لوگ کسی عقیق (آزاد) کو دیکھنا چاہیں وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیں۔“

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا۔

”اللہ عزوجل نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگ سے آزاد کر دیا ہے۔“

چنانچہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کے بعد آپ رضی اللہ عنہ ”عقیق“ کے لقب سے بھی مشہور ہوئے۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔
 ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ”عقیق“ حسن صورت کی
 وجہ سے کہا جاتا تھا۔“

نہایت متقی و پارسا صدیق اکبر ہیں
 تقی ہیں بلکہ شاہ امتیا صدیق اکبر ہیں
 سبھی اصحاب سے بڑھ کر مقرب ذات ہے ان کی
 رفیق سرور ارضی و سما صدیق اکبر ہیں



قصہ نمبر ۲

ولادت کے متعلق

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت کے حقائق بیان کیا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واقعہ لیل کے اڑھائی برس بعد ۵۷۲ء میں پیدا ہوئے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس بیٹھے اپنی ولادت کا ذکر فرما رہے تھے آپ دونوں کی گھٹکوں سے مجھے اندازہ ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے ہیں۔



واقعہ نمبر ۴

بتوں کو پتھر مار کر توڑ دیا

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دور جاہلیت میں بھیجی بھیجوں کے آگے سجدہ ریز نہ ہوئے تھے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ دور جاہلیت کی تمام جاہلانہ رسوم و رواج سے باغی تھے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے فرمایا میں نے بھیجی بھیجوں کسی بت کے آگے سجدہ نہیں کیا۔ جب میں سن بلوغت کو پہنچا تو میرے والد مجھے ایک کوشڑی میں لے گئے جہاں بت موجود تھے۔ انہوں نے مجھے اس کوشڑی میں بند کر دیا۔ جب مجھے بھوک لگی تو میں نے ایک بت سے کہا کہ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دو تو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے ایک بت سے کہا کہ میں بھوکا ہوں مجھے کپڑے پہناؤ تو اس نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے ان بتوں کو پتھر مار کر توڑ دیا۔



واقعہ نمبر ۵

شراب کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا

ام المومنین حضرت حمیدہ مائتہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت سے ہی اپنے اوپر شراب کو حرام قرار دے دیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دور جاہلیت میں میرا گزر ایک مہوش آدمی کے پاس سے ہوا جو غلاظت میں اپنا ہاتھ ڈالنا اور پھر اسے اپنے منہ کے پائے لے کر لے جاتا۔ جب اس کو اس غلاظت کی بدبو محسوس ہوتی تو وہ ہاتھ منہ میں ڈالنے سے ڈک جاتا۔ میں نے جب دیکھا تو اس وقت سے شراب کو خود پر حرام کر لیا۔



واقعہ نمبر 1

دور جاہلیت سے ہی

حضور نبی کریم ﷺ سے دوستی تھی

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دور جاہلیت سے ہی حضور نبی کریم ﷺ کے دوست تھے اور اکثر و بیشتر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ مکہ شام تجارت کی غرض سے گئے اور بحیرہ راسب سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ بھی اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دور جاہلیت میں تجارت کرتے تھے اور جس وقت حضور نبی کریم ﷺ کی دولت پر آپ رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا کل سرمایہ جو کہ قریباً چالیس ہزار درہم تھا سب کا سب نام خدا میں خرچ کر دیا تھا۔



واقعہ نمبر ۲

اسلام قبول کرنے کے متعلق روایات

نام کی پہلی فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دعوت اسلام دی تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی تردد کے اس دعوت کو قبول فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے خواب میں چاند دیکھا تھا جو مکہ مکرمہ کی طرف نازل ہوا اور ہر گھر میں علیحدہ علیحدہ داخل ہوا۔ وہ چاند جس گھر میں بھی داخل ہوا وہاں نور چمک اٹھا۔ پھر وہ چاند آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی گود میں جمع ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب اپنے اس خواب کی تعبیر چھوٹے لوگوں سے معلوم کی تو انہوں نے بتایا کہ جس نبی کا انکار تھا اس کی آمد ہو چکی ہے اور تم اس نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو گے اور تمام لوگوں سے زیادہ سعادت مند ہو گے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے محن میں تشریف فرما تھا۔ زید بن عمرو بھی میرے ہمراہ تھا۔ اس دوران اسے بنی امیہ صلیت جو کہ شاعر تھا وہاں سے گزرا اور اس نے زید سے کہا۔

”خبر کے حوالی تم کیسے ہو؟“

زید نے جواب دیا۔

”میں خیریت سے ہوں۔“

امیہ بن ابی صلت نے پوچھا۔

”کیا تم نے پایا ہے؟“

زید نے کہا۔

”نہیں۔“

جب امیہ بن ابی صلت نے شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا۔

”قیامت کے دن سارے دین مٹ جائیں گے اور صرف ایک

دین باقی رہ جائے گا جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔“

پھر امیہ بن ابی صلت نے کہا۔

”جس کا تمہیں انتظار ہے وہ ہم میں سے ہوگا یا مکرمل للسلطن

ہم سے ہوگا؟“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیہ بن ابی صلت کی بات

سن کر میں درگاہِ نبویؐ کے پاس گیا جنہوں نے مجھے بتایا۔

”ہاں بھئیے ایک نبی کا انتظار ہے اور اہل کتاب اور علماء کا اصرار

ہے کہ وہ شخص ملک عرب کی بہترین نسل میں سے ہوگا۔“

تہذیبِ تاریخ ابن عساکر میں منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

بہشت نبویؐ سے قبل ملک یمن تجارت کی غرض سے گئے۔ ملک یمن میں آپ

رضی اللہ عنہ کی ملاقات قبیلہ ازد کے ایک عمر رسیدہ عالم دین سے ہوئی جو کہ تمام آسمانی کتابوں

کا عالم تھا۔ اس نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو دریاخت کیا کہ کیا تم حرم کے رہنے

والے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں اہل حرم میں سے ہوں۔ اس عالم نے پوچھا

کیا تم قریشی ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں قریشی ہوں۔ اس عالم نے پوچھا کیا تم

تھی ہو؟ یعنی جو تیم سے تمہارا تعلق ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! میں تھی ہوں اور میرا نام عبداللہ بن عثمان ہے۔ اس عالم نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”تم ایک نبی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہو گے جو مقرب مبعوث ہونے والا ہے۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ملک شام اور ملک یمن کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ واپس لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہ کو سفر کی کامیابی کی مبارک باد دینے کے لئے سردار اپنی قریش کا ایک وفد آیا اور کامیاب تمہارتی سفر کی مبارک باد دی اور کہنے لگے کہ تمہارے دوست محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور تمہارے آباؤ اجداد کے دین کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے۔ ہم تمہارے اسی انتہار میں تھے کہ تم آؤ اور تمام معاملہ اپنے ہاتھ میں لو۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے مکر تشریف لے گئے اور حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ سے باہر آنے کی درخواست کی۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”اے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ کے تعلق مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم میرے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک خدا کی مہارت کی دعوت دے رہے ہیں اور یہی برحق نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔“

حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”میں نے ان لوگوں کو (رضی اللہ عنہ) میرے ہر دو گارے مجھے ایک خاص مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کے خدا کے واحد کی مہارت کی تحقیق کروں انہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ

روکوں اور ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاؤں۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی باتیں سنیں تو

کہا۔

”بلاشبہ آپ ﷺ جھوٹ نہیں بولتے اور آپ ﷺ ہی اس منصب اعلیٰ کے اہل ہیں۔ آپ ﷺ ممانت دار ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ اچھے کام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اچھے کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ میں آپ ﷺ کے دست حق پر بیعت کرتا ہوں اور اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“

پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے حضور نبی کریم ﷺ سے ان کے دعویٰ نبوت کی دلیل مانگی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو نے ملک شام میں ایک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر بھی تو نے معلوم کی تھی۔ پھر تو ملک یمن میں ایک عالم سے ملا تھا جس نے تجھے خبر دی تھی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ باتیں سنیں تو حیرانگی سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کو ان تمام باتوں کی خبر کس نے دی؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس عظیم فرشتہ نے جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا رہا ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا اور آپ ﷺ کے نبی ہونے کی گواہی دے دی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے دوسرے شخص

تھے۔ آپ ﷺ سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ مہاجرین اور انصار نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں بہت کیوں کی جب کہ آپ ﷺ کو ان پر فوقیت حاصل تھی۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو چار باتوں میں فوقیت حاصل تھی۔ میں ان کا ہسر نہیں تھا، اسلام کا اعلان کرنے میں، ہجرت میں پہل کرنے، غار میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہونے اور احادیثِ مبارکہ کا تم کرنے میں وہ مجھ سے آگے تھے۔ انہوں نے اس وقت اسلام کا اظہار کیا جب کہ میں اسے چھپا رہا تھا۔ قریش مجھ کو حقیر سمجھتے تھے جبکہ وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پورا پورا وزن دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ خصوصیات نہ ہوتیں تو اسلام اس طرح نہ پھیلتا اور طاقت کے ساتھیوں نے نہر سے پانی پی کر جس کردار کا اظہار کیا تھا اس طرح کے کردار کا اظہار لوگ یہاں بھی کرتے اور تم دیکھتے نہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو انعام دیا وہاں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف بھی کی۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں امامہ عظمیٰ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے اور اس قول کی تصدیق ترمذی شریف کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبول کیا۔ مہجروں میں سب سے پہلے سلام ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے قبول کیا جبکہ بچوں میں سب سے پہلے اسلام حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قبول کیا۔



واقعہ نمبر ۸

والدہ کا اسلام قبول کرنا

بلاشبہ بیکر و خیر و رضا صدیق اکبر ہیں

یقیناً عزون صدق و وفا صدیق اکبر ہیں

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سلیٰٰہ بنت صخر ہیں جو ام الخیر کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا آغاز اسلام میں ہی واپس آئے تھے اور حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔

حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے بارے میں روایات میں موجود ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ موجود تھی اور اس وقت اسلام لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد اسیالیس تھی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس دوران حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ سے اصرار کر رہے تھے کہ میں کھل کر تبلیغ کرنی چاہتا ہوں۔

حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی ہم قحطی میں تھوڑے ہیں اس لئے ابھی کچھ دیر انتظار کرنا چاہئے۔ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصرار بڑھا تو حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسے گراخانہ کعبہ میں آگئے۔

حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو اسے گراخانہ کعبہ میں آگئے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے حکم سے خطبہ دینا

شروع کیا۔ اس دوران کفار مکہ نے دھاوا بول دیا۔ قتب بن ربیعہ جو بعد ازاں جنگ بدر میں سب سے پہلے قتل ہوا تھا اس نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گھونٹوں اور جوتوں کی بوچھاڑ شروع کر دی جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا چہرہ سوج گیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو قتب بن ربیعہ کے چنگل سے چھڑایا اور گھر پہنچا دیا۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت مسلمان نہ ہوئیں تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کچھ کھلانے پلانے کا ارادہ کیا تو آپ نے قسم کھائی کہ جب تک میں حضرت محمد ﷺ کو نہ دیکھ لوں گا اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں گا۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے والدہ ماجدہ سے حضور نبی کریم ﷺ کا حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ وہ جائیں اور ام جمیل رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں دریافت کریں۔

حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا اسی وقت حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا کے گھر گئیں تو انہوں نے بتایا کہ مجھے بھی حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں فی الحال کچھ معلوم نہیں کہ ان کی طبیعت کیسی ہے؟ پھر حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا "حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے گھر تشریف لائیں اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خیریت دریافت کی۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا پھر اپنی والدہ اور حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا کے ہمراہ دار ارقم تشریف لے گئے جہاں حضور نبی کریم ﷺ موجود تھے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو بوسہ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی جب اپنے اس جانثار صحابی کی حالت دیکھی تو ان پر رقت طاری ہو گئی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی والدہ ماجدہ کے بارے میں بتایا اور حضور نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ وہ ان کے مسلمان ہونے کی دعا فرمائیں چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا کے مسلمان ہونے کی دعا کی اور حضور نبی کریم ﷺ کی دعا سے حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں۔



واقعہ نمبر ۹

انسانوں سے نہیں اللہ تعالیٰ سے

جزا کا طالب ہوں

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ جب بھی کسی بگڑور غلام کو دیکھتے ہو اپنے مالک کے عظم و ستم پر داشت کر رہا ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو خرید کر آزاد فرما دیتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت اسلام نہ لائے تھے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم نے غلام آزاد کرنے میں تو طاقتور اور توانا غلام آزاد کرواؤ تاکہ اگر کبھی تم مشکل میں ہو تو وہ تمہارے کام آسکیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے والدہ بزرگوار سے فرمایا۔

”میں انسانوں سے نہیں اللہ تعالیٰ سے جزا کا طالب ہوں۔“

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس قول کے جواب میں ارشاد باری

تعالیٰ ہوا۔

”جو اللہ کی راہ میں دے، تقویٰ اختیار کرے اور بھلی چیزوں کی

تصدیق کرے ہم اس کے لئے نیکی کرنا آسان کر دیتے ہیں۔“



واقعہ نمبر ۱۰

مال کی جگہ پر پتھر رکھ دیئے

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بنت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال جو کہ چھ ہزار درہم بننا تھا اپنے ساتھ لے گئے۔ ہمارے دادا حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے اور ناجناب ہو چکے تھے آئے اور کہنے لگے بخدا! مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جس طرح ابوبکر (رضی اللہ عنہ) خود گیا ہے اور تم لوگوں کو صدمہ پہنچا گیا ہے اس طرح وہ مال بھی لے گیا ہے اور تمہیں مصیبت میں ڈال گیا ہے۔ میں نے کہا نہیں دادا جان! وہ تو ہمارے لئے بہت سارا مال چھوڑ گئے ہیں۔ اس کے بعد میں نے کچھ پتھر گھر میں اس جگہ رکھ دیئے جہاں والد بزرگوار اپنا مال رکھا کرتے تھے اور ان پتھروں پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر میں نے دادا جان کا ہاتھ پکڑا اور ان پتھروں پر دیکھتے ہوئے کہا مال یہ ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو خوب ہے اور تمہارے لئے کافی ہے۔



قصہ نمبر ۱۱

والد بزرگوار کا اسلام قبول کرنا

حضرت ابوقافہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم انہیں گھر میں ہی رہتے دیتے میں خود وہاں چلا جاتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقافہ رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگایا اور انہیں گلہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل فرمایا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد بزرگوار کے اسلام قبول کرنے کے حعلق فرمایا اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے مجھے اپنے والد کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب اسلام قبول کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں खुشتی ہوئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اتم نے کی کیا۔“



قصہ نمبر ۱۲

تبلیغی کاوشیں

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے دین اسلام کو تقویت ملی اور آپ رضی اللہ عنہ چونکہ قریش مکہ میں بلند مقام کے حامل تھے اور ہر شخص آپ رضی اللہ عنہ کی عزت کرتا تھا اس لئے جب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خلع احباب میں دعوت اسلام دی تو بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اڑتیس سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے بنی اسید، بنی اسد، بنی زہرہ اور بنی قحیم کے کئی علمائے دین دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

ابن اسحاق کی روایت میں ہے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب شروع میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو حضرت عثمان بن عفان، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کر لیا اور ان پانچوں صحابہ کا شمار اپنے قبائل کے نامور سرداروں میں ہوتا تھا اور بعد ازاں یہ تمام صحابہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہوئے جنہیں حضور نبی کریم ﷺ نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمائی ہیں کہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دعوت اسلام دی تو سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کیا اس کے بعد حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوسفیانہ بن الحارث، حضرت ابوسلمہ اور حضرت ارقم رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کر لیا۔

روایات میں آتا ہے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے گن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنا رکھی تھی جہاں ابتدائے اسلام میں آپ رضی اللہ عنہ نماز ادا کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ دورانِ خلاوت آپ رضی اللہ عنہ پر گریہ طاری ہو جاتا اور لوگوں کا ایک جم غفیر آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سننے کے لئے اکٹھا ہو جاتا۔ یہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پرسوز تلاوت کا ہی اثر تھا کہ بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔



قصہ نمبر ۱۳

مال و متاع سب حضور نبی کریم ﷺ کے لئے وقف تھے

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بے شمار غلاموں کو بھاری معاوضہ دے کر آزاد کروایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مالی امداد بھی فرمائی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابتدائے اسلام میں سات ایسے غلام جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا تھا بھاری معاوضہ دے کر خرید کر آزاد کر دیا۔ ان غلاموں میں حضرت سیدنا بلال، حضرت عامر بن لمیمہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ بھی شامل تھے۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں اللہ عزوجل نے سورۃ بقرہ میں ارشاد فرمایا۔

”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں وہ مال خرچ کرنے میں کبھی تو پشیمند نہ رہتے ہیں اور کبھی ان کا اظہار نہ جاتا ہے پس ایسے نیک بندوں کے لئے ان کے خدا کی طرف سے ان کے لئے بہت بڑا اجر اور ثواب ہے۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں

فرمایا۔

”مجھے جس قدر الفج حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے
 پہنچا ہے اتنا الفج کسی اور کے مال سے نہیں پہنچا۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان
 سنا تو آپ ﷺ روزے اور مرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ میری ذات۔ میرا مال و خزانہ سب آپ
 ﷺ کے لئے وقف ہے۔“



قصہ نمبر ۱۴

حضرت بلال رضی اللہ عنہ

کو غلامی کی زنجیروں سے نجات دلانا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غلامی کی زنجیروں سے نجات دلائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے مشرک آقا نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کو تنہی ریت پر لٹا دیتا اور اوپر پتھر کی بھاری سِل رکھ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تم حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا انکار کر دو۔ ایک دن وہ ایسے ہی آپ رضی اللہ عنہ پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ احد احد کہہ رہے تھے اس دوران حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور وہ اس سے قبل بھی آپ رضی اللہ عنہ پر ظلم کے پہاڑ توڑتے دیکھ چکے تھے مگر اس دن برداشت نہ کر سکے اور آپ رضی اللہ عنہ کو پانچ لوقہ سونے کے عوض خرید لیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ کو لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور حضور نبی کریم ﷺ کو گواہ بناتے ہوئے فرمایا کہ میں نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کیا۔



قصہ نمبر ۱۵

مشرکین مکہ کو حضور نبی کریم ﷺ

پر ظلم و ستم سے روکنا

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میرے والد ابوطالب فوت ہوئے تو ان کی وفات کے تین دن بعد قریش مکہ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کا دفاع کیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا مشرکین مکہ کو ہٹاتے رہے اور فرماتے تھے۔

”کیا تم اس بنا پر ان کو شہید کرنا چاہتے ہو کہ یہ کہتے ہیں اللہ ایک ہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں اور اس بات کی دلیل بھی ان کے پاس ہے اور اللہ کی قسم! آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔“



قصہ نمبر ۱۶

راہِ خدا میں بر ملا خرچ کیا

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اللہ کی قسم کھا کر بتائیں کہ آلِ فرعون کے مومن اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں سے کون بہتر ہے؟ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”خدا کی قسم! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں کیونکہ وہ ایک مرد مومن تھا جس نے ایمان چھپائے رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کی اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جھانرد ہیں جنہوں نے اپنی جان کی پروا کئے بغیر دلوں خدا میں بر ملا خرچ کیا۔“



قصہ نمبر ۱۲

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کا اسلام قبول کرنا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ترغیب پر اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خانہ کعبہ کے گن میں بیٹھا تھا کہ مجھے خبر ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابوبکر کے بیٹے عقبہ سے کر دی ہے، مجھے حسرت ہوئی کہ کاش ان کا نکاح میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کیفیت میں جب میں گھر پہنچا تو میری خالہ نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو منصب رسالت پر فائز کیا ہے مگر انہوں نے مجھے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جن کے ساتھ میرا اہتمام ہوتا تھا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے کہ اے عثمان (رضی اللہ عنہ) اس سوچ میں کم ہوا میں نے انہیں خالہ کی بات بتائی تو انہوں نے بھی مجھے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے گزرے اور آپ ﷺ کے ہمراہ اس وقت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ﷺ بھی تھے جنہیں آپ ﷺ نے اپنی چادر میں اٹھا رکھا تھا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور سلام کرنے کے بعد درخواست کی کہ وہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ جائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ بیٹھ گئے اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی جانب بلاتا ہے اور تم اس دعوت کو قبول کرنے میں دیر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب لوگوں کی جانب اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح میرے ساتھ ہو گیا۔



قصہ نمبر ۱۸

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

کا اسلام قبول کرنا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریک پر اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے قبول اسلام کے حقائق فرماتے ہیں کہ میں بھری کے ایک بازار میں موجود تھا وہاں ایک راہب گرے میں لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ معلوم کرو کہ کیا سرزمین عرب سے کوئی یہاں موجود ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا احمد (ﷺ) کا ظہور ہو چکا؟ میں نے پوچھا کہ کون احمد (ﷺ)؟ اس نے کہا کہ احمد (ﷺ) بن عبید اللہ بن عبد المطلب۔ یہ ان کے ظہور کا ہیبت ہے اور تم اس بات کا حیران رکھنا کہ ان کی پیروی کرنے میں کوئی تم پر سہقت نہ لے جائے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے فوراً واپس مکہ کر رہا تھا۔ وہاں لوگوں نے مجھے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب نبوت کے حقائق بتایا۔ پھر قریش نے مجھے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ کچھ لوگوں میں بیٹھے تھے۔ میں نے انہیں علیحدہ بلایا تو

انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم مجھے کیا دعوت دیجے ہو؟

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا میں لات و عزائی کی عبادت کی دعوت دیجتا ہوں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں تو ان کی ماں کون ہے؟ میرے پاس ان کے سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ پھر جب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان کے پاس بھی کوئی جواب نہ آیا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے جہاں میں نے ایک مرتبہ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک پر گواہی دی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔



قصہ نمبر ۱۹

حضور نبی کریم ﷺ کا دفاع کرنا

حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز قریش کے کچھ لوگ خانہ کعبہ میں جمع تھے اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا اور ان کی باتیں سن رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم نے کسی شخص کو اس حد تک جانتے نہیں دیکھا جس حد تک محمد (ﷺ) چلے گئے ہیں۔ کسی شخص نے بھی اپنی قوم پر اتنی آفت نازل نہیں کی جو انہوں نے کر دی ہے۔ انہوں نے ہمیں تکمیر دیا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کے مذہب میں نقص نکالتے ہیں اور ہمیں بے وقوف جانتے ہیں۔

حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں اس دوران حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور خانہ کعبہ کا طواف شروع کر دیا۔ جب آپ ﷺ مشرکین کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ ﷺ پر آوازیں کنا شروع کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تو تمہارے پاس دین حق لایا ہوں۔ آپ ﷺ کی بات سن کر ان لوگوں نے مرجھائے۔

حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ چلے گئے تو مشرکین بھی ٹھکر گئے۔ اگلے روز دو ہجروں اٹھنے بیٹھنے تھے اور ایک دوسرے کو طعنہ دے رہے تھے کہ محمد (ﷺ) سب کے سامنے کہہ چلے گئے اور کوئی کچھ بھی نہ کر سکا۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ ہجرا ہجراں تشریف لائے۔ مشرکین غصہ سے آپ

ﷺ پر مجھے کہ تم کیا کہتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں دوست کہتا ہوں اور پھر ان میں سے ایک آدمی آگے بڑھا اس نے آپ ﷺ کی چاد کا کوند پکڑ لیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور حضور نبی کریم ﷺ اور ان مشرکین کے درمیان آگئے اور کہنے لگے کہ تم ایک شخص کو صرف اس وجہ سے اذیت دیتے ہو کہ وہ تمہیں کہتا ہے میرا رب ایک اللہ ہے۔ مشرکین نے آپ رضی اللہ عنہ کو مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا سر پھٹ گیا اور داڑھی خون سے سرخ ہو گئی۔



قصہ نمبر ۲۰

واقعہ معراج کی تصدیق

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب معراج سے واپس لوٹے اور قریش کو معراج کے حقائق بتایا تو انہوں نے آپ ﷺ کی تکذیب کی۔ پھر ابوجہل آیا اور اس نے حج حج کر پکارنا شروع کیا اے گروہ بنی کعب اے گروہ بنی لوی الوہر آؤ اور دیکھو محمد (ﷺ) کہتے ہیں انہوں نے آسمانوں کی سیر کی ہے۔ پھر ابوجہل منافقین کے ایک گروہ کے ہمراہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا تمہارا دوست کہتا ہے کہ رات وہ بیت المقدس گیا اور اس نے آسمانوں کی سیر کی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابوجہل! میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ انہوں نے آسمانوں کی سیر کی ہے۔ پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی معراج کے حقائق بتایا آپ رضی اللہ عنہ نے معراج کی تصدیق کی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم میری ہر بات کی تصدیق کرتے ہو؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ اللہ جو جبرائیل (علیہ السلام) کو ایک جڑا مرتد زمین پر جیسے کی قدرت رکھتا ہے وہ آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کروانے پر بھی قدرت رکھتا ہے پس میں اس کی تصدیق کیوں نہ کروں۔

ابن سعد کی روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ جب معراج سے لوٹے تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میری اس معراج کو کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی تصدیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کریں گے کیونکہ وہ صدیق ہیں۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ ﷺ نے اس معراج کے متعلق قریش کو آگاہ کیا۔ قریش نے آپ ﷺ کی تکذیب کی اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس موقع پر آگے آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کی تصدیق کی پس اس دن سے آپ ﷺ کا نام صدیق مشہور ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس تصدیق کے متعلق فرمایا میں نے اعلان کیا میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ بغیر کسی مجزے کو دیکھے مجھ پر ایمان لایا اور جب میں نے کہا کہ مجھے معراج کی سعادت حاصل ہوئی تو اس نے بلا تردد میرے واقعہ معراج کی تصدیق کی۔



قصہ نمبر ۲۱

جشہ کی جانب ہجرت کی غرض سے لکنا

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اپنے ہوش سے ہی اپنے والدین کو دین حق پر پایا اور حضور نبی کریم ﷺ کو ملاقات کی و شام ہمارے گھر تشریف لاتے تھے۔ پھر مشرکین نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے تو میرے والد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی جشہ کی جانب ہجرت کے ارادہ سے گھر سے نکلے پھر جب آپ ﷺ ”برک الملاد“ کے مقام پر پہنچے تو وہاں آپ ﷺ کی ملاقات ربیعہ بن نفیم سے ہوئی جو مشرکین مکہ کے سرداروں میں سے ایک تھا اور ابن الدغنفہ کے لقب سے مشہور تھا۔ اس نے میرے والد سے دریافت کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے میری قوم نے نکال دیا اب میں زمین میں گھومنا چاہتا ہوں تاکہ اپنے رب کی عبادت کر سکوں۔

ابن الدغنفہ کہنے لگا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اتم جیسا شخص نہ خود گھر سے نکلتے اور نہ اسے کوئی نکال سکتا ہے تم تو عیسوں کی مدد کرنے والے صلہ رحمی کرنے والے اور مصیبت زدوں کا سہارا بننے والے ہو تم مسافروں اور مہمانوں کی خدمت کرتے ہو میں تمہیں پتہ دیتا ہوں تم اپنے شہر واپس لوٹ جاؤ اور اپنے رب کی عبادت کرو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب ابن الدغنفہ کی بات سنی تو واپس

لوٹ آئے۔ ابن الدغنه نے مشرکین مکہ کے سرداروں کو جمع کیا اور انہیں سمجھایا کہ وہ آپ ﷺ جیسے شخص کو مکہ مکرمہ سے جانے پر مجبور نہ کریں۔ تمام سردار کہنے لگے کہ چونکہ تم نے انہیں پناہ دی ہے اس لئے ہم انہیں کچھ نہیں کہیں گے تم ان سے کہہ دو کہ وہ گھر کے اندر رہ کر اپنے طریقہ کے مطابق رب کی عبادت کریں اور ہمیں تبلیغ کے ذریعے الیمت نہ پہنچائیں۔

ابن الدغنه نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جا کر تمام سرداروں کی بات بتائی۔ آپ ﷺ نے وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس بات کو مان لیا۔ پھر آپ ﷺ نے گمر کے صحن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنالی جس میں عبادت کیا کرتے اور جب المیاء مکہ آپ ﷺ کی تلاوت سنتے تو ان پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی اور وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

مشرکین مکہ نے ابن الدغنه کو بلایا اور اس سے شکایت کی کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں مسجد بنالی ہے اور وہ اعلانِ نماز پڑھتے ہیں اور بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے بہک نہ جائیں تم انہیں اس سے روکو۔ جس پر ابن الدغنه نے آپ ﷺ کے پاس آکر کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو پناہ دی ہے آپ ﷺ اعلانِ نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کریں، مشرکین مکہ نے مجھ سے آپ ﷺ کی شکایت کی ہے کہ انہیں ڈر ہے کہ ان کی عورتیں اور بچے بہک جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری پناہ تمہیں داپس لوٹائی اور میں اپنے رب کی پناہ اور اس کی رضا میں راضی ہوں۔

قصہ نمبر ۲۲

سفر ہجرت کے لئے

حضور نبی کریم ﷺ کا منتخب فرمانا

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان پر مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئی اور مکہ مکرمہ میں صرف حضور نبی کریم ﷺ، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ چند صاحب حیثیت مسلمان رہ گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ایک رات حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹایا اور خود حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گمر بنی گئے۔ اتفاق سے اس رات کفار مکہ حضور نبی کریم ﷺ کو شہید کرنے کے لئے آپ ﷺ کے گمر بنی چکے تھے مگر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکے اور آپ ﷺ ان کی آنکھوں کے سامنے سے نکل گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گمر بنی کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اچھے میرے رب نے ہجرت کا حکم دیا ہے

اور میرے اس سر میں تم میرے رفیق ہو۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی رہائی یہ

الفاظ سے تم میرے رفیق ہو تو آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ ﷺ کی کیفیت دیکھتے ہوئے فرمایا۔

”ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ! تم حوض کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو اور غار میں بھی میرے ساتھی ہو۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اپنی دونوں اونٹنیوں کو تیار کیا جنہیں آپ ﷺ نے پچھلے چار ماہ سے صرف اس لئے پال رہے تھے کہ کسی بھی وقت ہجرت کا حکم ہو گیا تو سفر میں مشکل درپیش نہ ہو۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ دن میں کئی مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لاتے اور جس دن آپ ﷺ کو ہجرت کی اجازت ملی اس روز بھی آپ ﷺ دوپہر کے وقت تشریف لائے۔ گھر والے حیران تھے کہ آج خلاف معمول حضور نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ میرے باں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی اہم بات ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ! اپنے اہل خانہ کو یہاں سے ہٹا دو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ سب آپ ﷺ کے اہل خانہ ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ! مجھے ہجرت کی اجازت ملی گئی اور میرے اس سفر میں تم میرے رفیق ہو۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ خوشخبری سنی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔



قصہ نمبر ۲۳

حضور نبی کریم ﷺ نے

اوٹنی کی قیمت ادا فرمائی

حضور نبی کریم ﷺ رات کے وقت ہجرت کے لئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دونوں اوتھیاں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیں کہ جس پر چاہیں ستر کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اوتھنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ایسے نہیں تم مجھ سے اوتھنی کی قیمت لو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ہاں آپ آپ ﷺ قرآن ہوں یہ آپ ﷺ ہی کی تو ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں تم مجھ سے وہ قیمت لے لو جس قیمت میں تم نے یہ خریدی ہے چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اوتھنی کی قیمت ادا کی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی اطلاع حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کے علاوہ صرف حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تھی جن کو حضور نبی کریم ﷺ نے اہل مکہ کی امانتیں واپس کرنے کے لئے اپنے بہتر پر لایا تھا۔



قصہ نمبر ۲۴

ابو جہل کا دختر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تھپڑ مارنا

حضور نبی کریم ﷺ جس وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو کچھ درہم دیئے اور کہا وہ اس سے گوشت خرید کر پکائیں تاکہ حضور نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا تیار ہو۔ جس وقت حضرت اسماء رضی اللہ عنہا گوشت پکا رہی تھیں اس وقت ابو جہل اور دیگر مشرکین حضور نبی کریم ﷺ کی تلاش میں آپ ﷺ کے گھر آیا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا تو اس بد بخت نے آپ ﷺ کے چہرہ پر تھپڑ مارا جس سے کان کی بالی گر گئی اور کان کے نچلے حصے سے خون نکلنا شروع ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ جس وقت گھر سے نکلے تھے تو آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ کے بازار میں کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کو دیکھا اور فرمایا۔

”مجھے اور اللہ کو تو بہت محبوب ہے مگر یہاں کے رہنے والے مجھے

یہاں سے نکلنے پر مجبور کر رہے ہیں اگر یہ مجھے مجبور نہ کرتے تو

میں ہرگز یہاں سے نہ جاتا۔“



قصہ نمبر ۲۵

حضور نبی کریم ﷺ کو کندھوں پر اٹھانا

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ کی حدود سے باہر نکلے اور جنوب کی سمت روانہ ہوئے جو ملک یمن کی جہت پر تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے غلام عامر رضی اللہ عنہ بن تمیمہ اور عبدالرحمن بن اسحاق جس کا تعلق بنو ذیل سے تھا اور جسے آپ رضی اللہ عنہ نے راستہ کی رہنمائی کے لئے اجرت پر رکھا تھا کے حوالے دونوں لوطیاں اور دیگر سامان کیا اور ان سے کہا کہ وہ انیس تین روز بعد فارثور میں پیش جو مدینہ منورہ کے راستہ میں واقع تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے سفر کا پہلا پڑاؤ فارثور میں ہی ہوا۔ فارثور تک کا سفر نہایت ہی دشوار گزار تھا اور کئی مقامات پر حضرت آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے چٹائری کا ثبوت دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک محافظ کی طرح رہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو کئی مواقع پر اپنے کندھوں پر اٹھا کر سفر کیا۔



قصہ نمبر ۲۶

سراقہ رضی اللہ عنہ بن جحشم کا اسلام قبول کرنا

دورانِ ہجرت حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر قبیلہ خزاعہ کی ایک ایک سیرت عورت ام معبد کے پاس سے ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس کے پاس اگر بکریاں ہیں، دودھ اور گوشت ہو تو وہ انہیں فروخت کر دے۔ ام معبد نے عرض کیا میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے سوائے ایک بکری کے جو لاغر ہے اور پھر اس نے وہ بکری حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس بکری کے خنوں کو بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ لگایا اور دودھ دوہنا شروع کر دیا۔ بکری کے دودھ سے برتن بڑھ گیا اور حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیر ہو کر دودھ پیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے دوبارہ بکری کا دودھ دوہا اور جب برتن دودھ سے بھر گیا تو آپ ﷺ نے وہ برتن ام معبد کو دیا۔

جب ابو معبد گھر واپس آیا تو ام معبد نے سہارا باجرا ابو معبد کو بیان کیا کہ کس طرح دو نیک فرشتہ صفت انسان آئے اور ان کی کمر در بکری کا دودھ دوہا، خود بھی سیر ہو کر پیا اور نکال پے لئے بھی ایک برتن بھر کر چھوڑ گئے۔ ابو معبد نے جب حلیہ دریافت کیا تو ام معبد نے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک

عاجان کر دیا۔

ابو بکر نے جب طبعاً کہا یہ تو ہی ہیں جس کا تذکرہ کہ میں ہو رہا ہے۔
حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں اور حضور نبی کریم
ﷺ مکہ مکرمہ سے نکلے تو ساری رات سفر کے بعد صبح کے وقت ہمیں ایک چٹان نظر
آئی جس کے سامنے میں نے کپڑا بچھا دیا تاکہ حضور نبی کریم ﷺ کچھ دیر آرام
فرمائیں۔ اس دوران ایک چرواہا ابھر نکل آیا۔ میں نے اس چرواہے سے پوچھا کہ کیا
اس کی بکریاں دودھ دیتی ہیں تو اس نے ایک بکری میرے حوالے کر دی جس کے
حنظل کو صاف کر کے میں نے دودھ دہا اور ایک برتن کو دودھ سے بھر کر حضور نبی کریم
ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ ﷺ نے اور میں نے سیر ہو کر پیا۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دودھ پینے کے بعد ہم نے
وہاں سے کوچ کیا۔ راستے میں سراقہ بن مالک بن عجم کھانی نے ہمیں آن لیا۔ میں
نے جب اسے دیکھا تو رو پڑا اور حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
یہ ہماری تلاش میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نہ کھا لا جینا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
جب کچھ دیر بعد سراقہ ہمارے نزدیک آ گیا تو میں نے پھر رو دے ہوئے حضور نبی کریم
ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے ہمیں آن لیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ
نے فرمایا اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اردتے کیوں ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
میں اپنے لئے نہیں بلکہ آپ ﷺ کے لئے رو رہا ہوں کہ خدا فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کو
کچھ نقصان نہ پہنچائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت اپنے ہاتھ دغا کے لئے بلند
کئے اور فرمایا۔

”اے اللہ! جس آدمی سے تو چاہے کہ میں اس سے بچاؤں تو میرا بھائی“

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کا یہ کہنا تھا کہ سراقہ کا گھوڑا ہیٹ تک زمین میں جنس گیا اور وہ چھلانگ لگا کر گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کرنے لگا کہ مجھے معلوم ہے یہ آپ ﷺ کا کام ہے اگر آپ ﷺ مجھے اس مصیبت سے نہایت دے دیں تو میں انہیں جو آپ ﷺ کا بیچا کر رہے ہیں یہاں تک نہیں آنے دوں گا چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے حق میں دعا کی اور اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور واپس مکہ چلا گیا۔

سراقہ بن حنم نے حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت کا واقعہ بیان کیا ہے کہ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کے لئے نکلے تو سردار اپنا قریش نے ان کو پکڑوانے والے کے لئے سو اونٹ انعام مقرر کیا۔ میں اس وقت کچھ دوستوں کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے ایک شخص نے آکر کہا کہ ابھی کچھ دیر پہلے محمد (ﷺ) اور ابو بکر (رضی اللہ عنہ) دونوں نکلاں جگہ سے گزرے ہیں۔ میں فوراً گھر آیا اور گھوڑے پر زین کسی۔ پھر میں نے قال نکالی جو ابھی نہ تھی۔ میں نے دوبارہ قال نکالی تو پھر وہی نکل۔ میں سواونٹوں کے لالچ کے ہاتھوں مجبور ہو کر گھر سے نکلا۔

سراقہ بن حنم کہتے ہیں جب میں گھر سے نکلا اور حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچا تو میرا گھوڑا پھسل گیا اور اس کی اگلی دونوں ٹانگیں زمین میں جنس گئیں۔ میں چھلانگ لگا کر گھوڑے سے اتر آیا۔ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے معافی مانگی اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا وہ مجھے کچھ ایسی تحریر دیں جو میرے ہمارے درمیان نکالی ہو چنانچہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی اجازت

سے مجھے ایک تحریر لکھادی جسے میں نے اپنے پاس سنبھال کر رکھ لیا۔

سراقہ بن حاتم فرماتے ہیں پھر کھنقہ ہوا اور حضور نبی کریم ﷺ فرمودہ خیمین کے بعد واپس آ رہے تھے تو ہرانہ کے مقام پر آپ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی میں نے آپ ﷺ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحریر دکھائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”آج ایمانے مہد اور نیکی کا دن ہے میرے قریب آؤ۔“

سراقہ بن حاتم فرماتے ہیں میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کے دست حق پرست ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔



قصہ نمبر ۲۷

اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا بندوبست فرمایا

غار ثور کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے آگے چلتا شروع ہو جاتے اور کبھی پیچھے، کبھی دائیں اور کبھی بائیں چلتا شروع کر دیتے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کیا معاملہ ہے تم پریشان کیوں ہو؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ڈر ہے کہ کوئی آپ ﷺ پر حملہ آور نہ ہو جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اتہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔ پھر جب دونوں حضرات غار میں داخل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے غار کے باہر ایک درخت آگ پڑا اور غار کے منہ پر دو کپڑے لٹا دیے گئے اور ایک کھڑی نے غار کے منہ پر جالا بن دیا۔ مشرکین مکہ کا ایک گروہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلاش میں غار کے دہانے پر پہنچ گئے مگر جب انہوں نے غار کے دہانے پر کپڑوں کو انڈوں پر بیٹھے دیکھا اور کھڑی کا جالا دیکھا تو یہ سوچ کر واپس لوٹ گئے کہ غار میں کوئی موجود نہیں ہے۔



قصہ نمبر ۲۸

روزِ حشر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوں گے

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار ثور میں تین دن اور تین راتیں قیام فرمایا۔ جس وقت دونوں حضرات غار ثور میں پہنچے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ وہ انہیں پہلے غار میں جانے دیں تاکہ وہ غار کا جائزہ لیں کہ اندر کوئی زہریلا جانور یا کوئی اذیت دہی چیز تو موجود نہیں ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اجازت دے دی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار کے اندر داخل ہوئے اور غار میں موجود تمام سوراخ اپنے قبیلہ کو پھاڑ کر اس سے بند کر دیے اور صرف دو سوراخ باقی چھوڑ گئے جن پر آپ ﷺ نے اپنے پاؤں رکھ دیئے اور حضور نبی کریم ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔

حضور نبی کریم ﷺ غار میں تشریف لائے تو آرام کی غرض سے لیٹ گئے اور سر مبارک حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھ دیا۔ جن سوراخوں پر آپ ﷺ نے اپنے پاؤں رکھے ہوئے تھے ان میں سے ایک سوراخ میں سے بچھونے آپ ﷺ کو ٹانگ مارا جس کی درد کی شدت سے آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو

آگئے اور وہ آنسو حضور نبی کریم ﷺ کے رخسار مبارک پر گر پڑے جس سے حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور آپ ﷺ سے معاملہ دریافت کیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارا ماجرا گوش گزار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے لحاظ واپس چھو کے ڈنک والی جگہ پر لٹایا جس سے زہر کا اثر جاتا رہا اور آپ ﷺ کی تکلیف ختم ہو گئی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس تکلیف کے عوض اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔

”اے الہی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو روزِ محشر میرے ساتھ مقامِ عطا فرماتا۔“

حضور نبی کریم ﷺ کی دعا کو قبولیت اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی عطا فرمائی۔



قصہ نمبر ۲۹

مسجد نبوی ﷺ کے لئے

زمین کی قیمت ادا فرمائی

حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے بیٹھنے سے پہلے جو مالک بن نھار کے ایک محلے کے میدان میں بیٹھ گئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس جگہ کے مالکوں کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا یہ جگہ دو خیم بھائیوں کل اور کل کی ملکیت ہے اور ان کے سرپرست حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ تھے جو مدینہ منورہ میں اسلام لانے والے پہلے شخص تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے وہ زمین ان خیم بھائیوں سے خرید کر مسجد نبوی ﷺ کی بنیاد رکھی۔ مسجد نبوی ﷺ کے لئے جگہ کی قیمت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابراہی کی جو دین ہزار درہم تھی۔ مسجد نبوی ﷺ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہلکار کی ایک اور مثال تھی۔



قصہ نمبر ۲۰

نبی کریم ﷺ کا صحت کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیدنا بلال اور حضرت عامر رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ ان حضرات کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ان تینوں حضرات نے مختلف اشعار پڑھے جن میں موت کا ذکر تھا جسے سن کر حضور نبی کریم ﷺ بھی آبدیدہ ہو گئے اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صحت یابی کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی جس سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شفا یاب ہو گئے۔



قصہ نمبر ۳۱

لشکر اسلام کی غیبی مدد

رمضان المبارک ۲ھ میں مسلمانوں اور کفار کے درمیان حق و باطل کا پہلا معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جسے تاریخ میں فزونا بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ لشکر اسلام کی قیادت حضور نبی کریم ﷺ نے فرمائی اور تین سو تیرہ مجاہدین نے اس معرکہ میں حصہ لیا اور ان کا مقابلہ کفار کے ایک ہزار کے لشکر سے تھا۔ لشکر اسلام بے سر و سامان تھا جبکہ کفار جنگی ساز و سامان سے لیس تھے اور ان کی سربراہی ابو جہل کر رہا تھا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک ٹیلے پر ساتھان بنا دیا جہاں پر حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما لشکر اسلام کو ہدایت دیتے رہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب جنگ بدر کا موقع آیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ مشرکین مکہ کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے جبکہ لشکر اسلام کی تعداد صرف تین سو تیرہ ہے تو حضور نبی کریم ﷺ قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور اللہ عز و جل کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتے ہوئے فرمایا۔

”اے اللہ! میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما دے۔“

اے اللہ! اگر یہ سخی بھر مسلمان آج شتم ہو گئے تو اس زمین پر

تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا مانگنے کے دوران حضور نبی

کریم ﷺ کی چادر مبارک کندھوں سے گر گئی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر حضور نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر ڈالی اور عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ یہ بہت ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کی نبی مدد فرمائی اور ہمیں مشرکین پر فتح عطا فرمائی۔

ابن اسحاق کی روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ کو غصے میں اونگھ آگئی۔ آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔
 ”اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ کی مدد آن پہنچی اور
 جبرائیل علیہ السلام اپنے گھوڑے کی بائیں پکڑے آ رہے ہیں۔“



قصہ نمبر ۲۲

رسول اللہ ﷺ کا رائے کو ترجیح دینا

حق و باطل کی اس لڑائی میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار نمایاں رہا۔ جنگ بدر کی تمام ترجیحی حکمت عملی حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشوروں سے طے کی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے گرفتار شدہ مشرکین کے ساتھ سلوک کے بارے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر کاربن سے مشورہ کیا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ قریش مکہ کے جو جنگی قیدی ہیں ان میں سے اکثریت آپ ﷺ کے غلامان کے لوگوں کی ہے میری رائے ہے کہ آپ ﷺ ان سے مناسب فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیں اور جو فدیہ ہمیں ملے اس سے مسلمانوں کی مالی حالت بہتر کرنے میں مدد لے اور ہم فوجی مصارف کو بھی پورا کر سکیں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں اپنی رائے یوں دی۔

”مکہ کی قسم! میری رائے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی ہے۔ لیکن میری رائے میں ہر ایک کا سرگرم کردار چاہئے تاکہ کفار مکہ جان جائیں ہمارے دل میں ان کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں

اس طرح وہ ہماری سختی دیکھیں گے تو ان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو خیمے کے اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد تشریف لائے اور فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ بعض کے دل نرم کر دیتا ہے تو وہ دودھ سے بھی زیادہ

نرم ہو جاتے ہیں اور بعض کے دل سخت کر دیتا ہے تو وہ پتھر سے

بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مثال ابراہیم

علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الہی میں عرض کرتے ہیں کہ جو میری

بات مان لے وہ میرے ساتھ ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو

اس کی مغفرت فرما اور تو رحم کرنے والا ہے۔ اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ)

تمہاری مثال یحییٰ علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الہی میں عرض کرتے

ہیں کہ انہیں عذاب دے تو حق ہے کہ یہ تیرے بندے ہیں اور

اگر انہیں بخش دے تو حیرا اختیار ہے کہ تو غالب و حکیم ہے اور

اے عمر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال نوح علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ

الہی میں عرض کرتے ہیں کہ زمین پر کسی کافر کو نہ رہنے دے اور

عمر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ الہی

میں عرض کرتے ہیں ان کے مال تباہ کر دے ان کے دلوں کو سخت

کر دے یہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ماننے والے نہیں ہیں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پر متحدہ کھڑے ہو کر آواز کر دی۔



قصہ نمبر ۲۲

جنگ بدر حق و باطل کے درمیان معرکہ تھا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ جو غزوہ بدر کے موقع پر مسلمان نہ ہوئے تھے اور مشرکین مکہ کے ہمراہ تھے انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا جنگ بدر کے دن آپ رضی اللہ عنہ میری تلوار کی زد میں کی مرتبہ آئے تھے مگر میں نے والد مجھ کو آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا تھا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیٹے کی بات سن کر فرمایا۔
 ”تم اس موقع پر میری تلوار کے پیچھے نہ آئے اگر تم میری تلوار
 کے پیچھے آتے تو اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہیں زندہ نہ چھوڑتا کیونکہ
 جنگ بدر حق اور باطل کے درمیان معرکہ تھا اور تم باطل کی ناصیحتی
 کر رہے تھے۔“



قصہ نمبر ۳۴

غزوہ بدر میں حضور نبی کریم ﷺ کے محافظ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو ایک مرحہ لوگوں سے پوچھا سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا آپ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! میرا مقابلہ جس سے بھی ہوا میں اس کے برابر رہا لیکن میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہادر شخص کوئی نہیں دیکھا۔ جنگ بدر میں جب حضور نبی کریم ﷺ کے لئے ساتیان بنایا گیا تو سوال پیدا ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حفاظت کے لئے کسے مقرر کیا جائے جو کفار کو حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچنے سے روکے۔ اللہ کی قسم! اس وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی حضور نبی کریم ﷺ کے قریب نہ گیا اور آپ ﷺ اپنی کواہ پکڑے حضور نبی کریم ﷺ کی حفاظت فرماتے رہے۔



قصہ نمبر ۲۵

حضور نبی کریم ﷺ کی پیشانی میں پیوست کڑی کو نکالنا

طريقاً احد کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی پیشانی پر ایک کڑی پیوست ہو گئی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کڑی کو اپنے دانتوں سے نکالنے کے لئے جگے تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو قسم دے کر فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ کڑی انہیں نکالنے دیں چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وہ کڑی اپنے دانتوں سے پکڑ کر نہایت نرمی سے نکالنا شروع کی اور جب وہ کڑی حضور نبی کریم ﷺ کی پیشانی مبارک سے نکل آئی تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دانت مبارک ہمارے گر گئے۔



قصہ نمبر ۲۶

لشکر کا سربراہ مقرر کیا جانا

حضرت سہل بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ایک لشکر کو فرازہ پر حملہ کے لئے روانہ کیا۔ میں اس لشکر کے ہمراہ تھا۔ ہم نے صبح کی نماز پڑھی اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں حملے کا حکم دیا۔ ہم نے حملہ کیا اور ان کے کئی افراد کو قتل اور کئی کو قیدی بنا لیا۔ پھر جب ہم مدینہ منورہ واپس لوٹے تو حضور نبی کریم ﷺ نے مشرکین کے پاس موجود مسلمان قیدیوں سے ان قیدیوں کا تبادلہ کر لیا۔



قصہ نمبر ۲۷

حضور نبی کریم ﷺ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی نہیں؟“
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”ہر (جو شخص) اللہ کا سچا نبی ہوں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

”کیا ہم حق پر اور کفار پر باطل پر نہیں؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”بے شک ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

”پھر آپ ﷺ نے دین کے معاملے میں ہم پر یہ ولایت کیوں

کھرا کی؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔“
میری مدد ضرور فرمائے گا۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔
”یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نہیں فرماتے ہم بیت اللہ کا
طواف کریں گے؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔
”کیا میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ ہم اس سال طواف کریں گے۔“
حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ
ﷺ نے فرمایا۔

”اے اللہ تم ضرور بیت اللہ شریف کا طواف کرو گے۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت سیدنا ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گیا اور ان سے وہی سوال پوچھے جو میں نے حضور
نبی کریم ﷺ سے پوچھا تھے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

”عمر (رضی اللہ عنہ) اُپار دکھو! حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے بندے اور

رسول ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تم بھی ان کا سامن بکڑے

دکھو اللہ کی قسم! حضور نبی کریم ﷺ حق پر ہیں۔“

معاذہ حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی بطور گواہ و شہد کے۔



قصہ نمبر ۲۸

غزوہ خنین کے موقع پر ثابیت قدم رہنا

حضرت حابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم وادی خنین کی جانب روانہ ہوئے اور دشمن جو پہلے سے ہی وادی کی گھاٹیوں میں گھات لگائے بیٹھا تھا اس نے ہم پر حملہ کر دیا اور ہم شکست کھا کر یوں بکھرے کہ واپس پلٹتے نہیں تھے۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ ایک جگہ کھڑے ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے پکارا کہ کہاں جاتے ہو میری جانب آؤ میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد (ﷺ) بن عبد اللہ ہوں۔

حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کی اس پکار کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور ہر کوئی بھاگے جا رہا تھا۔ اس موقع پر مہاجرین اور انصار کے کچھ لوگ اور آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے افراد کے علاوہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما ثابت قدم رہے۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے خاندان کے افراد میں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیدنا عباس، حضرت سیدنا فضل بن عباس، حضرت اسامہ بن زید، حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہم شامل تھے۔



قصہ نمبر ۲۹

اللہ اور اس کے رسول ہی کافی ہیں

۷۹ء میں حضور نبی کریم ﷺ کی سربراہی میں تیس ہزار مجاہدین کا ایک لشکر مدینہ منورہ سے شام اور مصر کے عیسائی رومیوں سے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے غزوہ جہک کا فیصلہ نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے مجاہد پر کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے اہل کی کہ وہ اس غزوہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جہک کے لئے نو سو اونٹ، سو گھوڑے اور ایک ہزار اونچا فراہم کئے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم جہک کے لئے فراہم کئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال جہک کے لئے فراہم کیا جبکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال جہک کے لئے فراہم کر دیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کہ گھروالوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی

ہے۔“



قصہ نمبر ۴۰

امیر حج مقرر کیا جانا

غزوہ تبوک سے واپسی پر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قافلہ لے کر مدینہ منورہ پہنچے مگر مدینہ حج کے لئے روانہ ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ اس سے قبل بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اہم امور واداریاں سونپتے رہے تھے اور اب آپ رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے امیر حج کے تمام فرائض ادا کئے اور اپنے ساتھیوں کے کھانے پینے اور سونے کا برابر انتظام کرتے رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اس طریقے سے منظم کیا کہ دشمنان اسلام بھی سمجھتے رہے کہ مسلمان تعداد میں زیادہ ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم مقام حرج پر پہنچے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز کے لئے پکارا۔ اس دوران ہم نے اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہم سے فرمانے لگے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کی آواز ہے اور ہو سکتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خود ہوں۔ اگر حضور نبی کریم ﷺ خود ہوں تو ہم ان کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

ﷺ سے پوچھا۔

”اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیسے آئے ہو کیا قاصد بن کر آئے ہو یا قاصد

بن کر؟“

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

نے کہا۔

”میں قاصد نہیں قاصد بن کر آیا ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ نے

مجھے سورۃ توبہ دے کر بھیجا ہے کہ میں یہ حج کے دن لوگوں کو

سناؤں۔“

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے اور بیت

اللہ شریف کا طواف کر کے فارغ ہوئے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں

مناسک حج کی تعلیم دی۔ اس کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سورۃ توبہ کی

حلاوت فرمائی اور اعلان کیا کہ اب کوئی بھی مشرک خانہ کعبہ میں داخل نہ ہوگا، کوئی

مغض برہنہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے گا۔ پھر جب عرفہ کے دن حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے حج کا خطبہ دیا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سورۃ توبہ کی ایک

مرتبہ پھر حلاوت فرمائی۔ پھر جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قربانی

کا حکم دیا تو قربانی کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پھر سورۃ توبہ کی حلاوت

کی اور پھر جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سعی کا طریقہ بتایا اور سعی کرنے کا

حکم دیا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سعی کے بعد پھر سورۃ توبہ کی حلاوت

فرمائی۔ یوں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے

مطابق چار مرتبہ سورۃ توبہ کی حلاوت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر راجع مقرر فرمایا اور یوں آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اجتماعی طور پر مسلمانوں کو پہلا ج کر دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر راجع مقرر فرمایا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قیاب اسلام مقرر فرمایا اور حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کو معلم بنایا اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی جانب سے قربانی کے لئے بیس اونٹ بھی دیے۔



قصہ نمبر ۴۱

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بریت پر سجدہ شکر بجالانا

۵۵ھ میں حضور نبی کریم ﷺ انک کا واقعہ پیش آیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر تعداد غزوہ بنی معطلق میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھی۔ اس سفر میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھیں۔ غزوہ سے واپسی پر مدینہ منورہ سے کچھ دور رات کے وقت یہ قافلہ انک کے مقام پر قیام پذیر ہوا تو ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رفع حاجت کے لئے قافلہ سے قدرے فاصلہ پر چلی گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک ہار تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کے گلے میں تھا۔ دورانِ رفع حاجت وہ ہار وہیں کہیں کر گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس ہار کی تلاش شروع کر دی۔ اس دوران قافلہ نے روانگی کی تیاریاں شروع کر دیں اور سارے ہاتھوں نے آپ رضی اللہ عنہا کی ڈولی پر بچھ کر دوبارہ اونٹ پر رکھ دی کہ آپ رضی اللہ عنہا اس میں موجود ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا اس ہار کو ڈھونڈنے کے بعد واپس پہنچیں تو قافلہ وہاں سے کوچ کر چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا پر حیران ہو گئیں۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے پردے کا بھی ہوش نہ رہا۔ دیکھا وہاں سے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو کہ قافلہ کے پیچھے پیچھے تھے تاکر اگر کسی کا کوئی سامان وہ جاوے تو اسے اٹھا لیں انہوں

نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھتے ہی اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ آپ ﷺ نے جب ان کی آواز سنی تو فوراً اپنی چادر سے چہرہ ڈھانپ لیا۔ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ آپ ﷺ کے قریب لاکر بٹھا دیا جس پر آپ ﷺ سوار ہو گئیں اور انہوں نے اس اونٹ کی مہار حام لی۔

حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ، حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لے کر لشکر اسلامی سے جا ملے تو اس وقت سارہاتوں کو خیر ہوئی کہ ڈولی میں آپ ﷺ موجود نہیں ہیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قافلے سے چمڑ جانا کو معمولی واقعہ تھا مگر منافقین نے اس واقعہ کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا شروع کر دیا۔ منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی منافق اور دیگر منافق کہنے لگ گئے کہ نعوذ باللہ آپ ﷺ پاک دامن نہیں رہیں۔ آپ ﷺ نے جب ان کے الزامات سے تو شدید بے چارہ ہو گئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی ان الزامات کی وجہ سے قدرے پریشان تھے جس کی وجہ سے وہ آپ ﷺ کی پہلے جیسی جماداری نہ کر سکے۔ آپ ﷺ اپنے والدین کے گھر آ گئیں جہاں ایک ماہ تک آپ ﷺ بستر پر بیمار پڑی رہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ لوگوں کی باتیں سن رہے تھے مگر آپ ﷺ کو صرف اللہ تعالیٰ کی وحی کا انتظار تھا۔ قریب ایک ماہ گزرنے کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کلام سنا تو آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ جاری ہو گیا اور آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان لوگوں کو سنایا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامن کی کوہی وحی اور حسرت لگانے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی۔

حضور نبی کریم ﷺ ہی وقت ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاک دامنی کی گواہی دی ہے اور تم پر
تہمت لگانے والے عنقریب ذلیل و خوار ہوں گے میں صرف
اللہ تعالیٰ کی گواہی کا انتظار کر رہا تھا۔“

واقعہ انک کے پیش آنے کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی
اس بات کا شدید غم تھا کہ ان کی پاکباز بی بی پر تہمت لگائی گئی ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ بھی
زبان پر شکوہ نہ لائے سوائے ایک مرتبہ یہ کہا۔

”اللہ تعالیٰ کی قسم ایسی بات بھی ہمارے بارے میں زمانہ
جاہلیت میں بھی نہیں کی گئی۔“

جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کی پاکبازی کی گواہی دی گئی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سر ہنڈہ میں
جھکا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خاندان کی عزت کی گواہی دی۔



قصہ نمبر ۴۲

آپ رضی اللہ عنہ رشتہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے خسر بھی ہیں

حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے پیغام حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت نجیم لے کر گئیں۔ انہوں نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا تو حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا ابھی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) گھر موجود نہیں وہ آتے ہیں تو میں ان سے بات کرتی ہوں۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور جب انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے پیغام سے حلقہ طم ہوا تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ ﷺ نے مجھے اپنا منہ بولا بھائی بتایا ہے کیا منہ بولے بھائی کی بیٹی سے نکاح ہو سکتا ہے؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا منہ بولے بھائی کی بیٹی حرام نہیں ہے چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی بات سننے کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حامی بھر لی۔ یوں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے ہوا اور

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) رشتہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے خسر بھی بن گئے۔
 حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی
 کریم ﷺ نے فرمایا۔

”مجھ پر ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے احسانات بے شمار ہیں اور ان سے
 بڑھ کر کسی کے احسان نہیں۔ انہوں نے اپنے جان اور مال کے
 ذریعے میری مدد کی اور اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا۔“



قصہ نمبر ۴۲

نماز میں خلاف توقع فعل دیکھیں

تو سبحان اللہ کہیں

حضرت کھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ابو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو جب علم ہوا تو آپ ﷺ نماز عصر کے بعد ان کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے جاتے ہوئے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”بلال (رضی اللہ عنہ) اگر مجھے دہر ہو جائے اور عصر کا وقت ہو جائے تو

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے کہنا وہ نماز عصر میں لوگوں کی امامت کریں۔“

پھر نماز عصر کا وقت ہو گیا اور حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے امامت کی اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔

حضور نبی کریم ﷺ منوں کو پھلاتے ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے آن کھڑے ہوئے۔ اس دوران دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کے لئے سیٹیاں بھاگیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تو پھر کسی جانب متوجہ نہ ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ لوگ سیٹیاں

بھانے سے رک نہیں رہے تو آپ ﷺ نے پیچھے ہٹ کر دیکھا تو حضور نبی کریم ﷺ کو کھڑا دیکھا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے لئے جگہ چھوڑنی چاہی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ امامت کرتے رہو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر پیچھے ہٹ گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ آگے بڑھے اور امامت فرمائی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اتم نے امامت کیوں نہ کروائی؟“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ اہل قاذر کے بیٹے کا اتنا مقام کیسے کر دو آپ ﷺ کا امام بنے۔“

اس موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ وہ اگر نماز میں کوئی ایسا فعل دیکھیں تو بجائے بیٹیاں بھانے کے سبحان اللہ کہیں۔



قصہ نمبر ۴۴

حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان پر لوگوں کی امامت فرمانا

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت سیدنا بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا کہ وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے نماز کی امامت کے لئے کہیں۔ میں نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ وہ بہت جلد مفوم ہو جاتے ہیں اور جب وہ امامت کے لئے کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کی آواز نہ سن سکیں گے اس لئے آپ ﷺ حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کو نماز میں امامت کے لئے کہہ دیں۔“
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”نہیں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی نماز میں امامت کریں گے۔“

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو امامت کا حکم دیا اور جس وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) امامت کے لئے اٹھے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے حجرہ

مبارک کا پردہ ہٹایا اور ہاتھ کے اشارے سے آپ رضی اللہ عنہ کو امامت کے لئے اشارہ کیا۔ روایات میں آتا ہے حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز کے وقت غسل فرما کر حضرت سیدنا عباس اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد نبوی رضی اللہ عنہ میں تشریف لائے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وقت امامت فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کے اشارے سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی۔ بعد ازاں آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف نصیحتیں ارشاد فرمائیں۔



قصہ نمبر ۴۵

حضور نبی کریم ﷺ کا اپنے وصال کی خبر دینا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اپنی چھوڑ“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کے ظاہری وصال کا وقت قریب ہے؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”بہت ہی قریب ہے۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ آپ ﷺ کو نہادک لاش ہم اپنے انجام کے بارے میں جانتے۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ کی طرف سجدہ اُٹھنی ہی طرف، پھر جنت النادی کی

طرف، فردوسِ اعلیٰ کی طرف، شرابِ طہور سے بھرے ہوئے
پیالے اور رفیقِ اعلیٰ کی طرف مبارک دعا کی طرف۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو غسل کون دے گا؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”میرے قریبی بھران کے قریبی۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”آپ ﷺ کا کفن کس کا دیا جائے؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”میرے انہی کپڑوں اور یمنی لباس اور مصر کی سفید چادر میں۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”آپ ﷺ کی نماز جنازہ کیسے پڑھیں؟“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رو دیے اور آپ ﷺ بھی

رو دیے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے اور تمہیں اپنے نبی سے بہتر جزا

دے۔ جب تم مجھے غسل دو اور کفن دے دو تو مجھ کے اس ہاتھ

میں میری قبر کے کنارے پر چار ہائی رکھ دو تا مجھ کے چہا چھوڑ کر

باہر نکل جائے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھے

گا جو تم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے بعد فرشتے تمہارے لئے

مظہرت طلب کرتے ہیں۔ پھر فرشتوں کو مجھ پر درود کی ایمازت

دی جائے گی اور سب سے پہلے اللہ کی مخلوق میں سے جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئیں گے وہ مجھ پر درود پڑھیں گے۔ پھر میکائیل، پھر اسرافیل علیہم السلام اور پھر ایک جماعت کثیر کے ساتھ عزرائیل علیہ السلام درود پڑھیں گے۔ پھر تمام فرشتے آئیں گے اور اس کے بعد تم گروہ گروہ داخل ہونا اور گروہوں کی صورت میں مجھ پر درود و سلام پڑھنا۔ تجی و پکار اور رونے دھونے کے ذریعے مجھے تکلیف نہ دینا۔ سب سے پہلے تم میں سے امام ہی آغاز کرے۔ میرے اہل بیت قریب قریب شروع کریں۔ پھر عورتوں کا گروہ، پھر بچوں کا گروہ آئے مجھ پر درود پڑھنا ہوا۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”آپ ﷺ کو قبر اطہر میں کون اتارے گا؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”میرے سب سے قریبی گھر والے، پھر ان سے قریبی اور فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت ان کے ساتھ ہوگی تم انہیں نہیں دیکھ سکو گے لیکن وہ تمہیں دیکھیں گے۔ اب کھڑے ہو جاؤ اور میرے بعد آنے والوں تک اسے پہنچا دو۔“



قصہ نمبر ۴۶

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تسلی رکھو

حضور نبی کریم ﷺ نے وصال سے قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کے دوران فرمایا ایک شخص ایسا ہے جس کے سامنے دنیا جہنم کی گئی مگر اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی بات سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے میری جانب اشارہ فرمایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ اور میرا مال وغیرہ سب

آپ رضی اللہ عنہ پر قربان ہو۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تسلی رکھو۔“

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حکم دیا۔

”ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے علاوہ مسجد کی طرف کھلے دروازے

تمام گھروں کے دروازے بند کر دو کیونکہ میں ایسا کوئی آدمی نہیں

چاہتا جو دوستی میں میرے نزدیک ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔“



قصہ نمبر ۴۷

حضور نبی کریم ﷺ کا ظاہری وصال

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو لوگ ہجوم کی صورت جمع ہوئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے حضور نبی کریم ﷺ کی موت کو جھٹلایا، بعض کو گئے ہوئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا، بعض لوگوں کی حالت خراب ہو گئی اور وہ بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے بے حال ہو گئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے بے حال ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سے تھے جو گوتے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میدان سے نکال لی اور اعلان کیا اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد واپس لوٹ آئیں گے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو اس وقت بنی حارث بن خزرج میں

موجود تھے انہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر ملی تو فوراً تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے ماتھے کا بوسہ لیا اور عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں
اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اللہ
تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ وصال فرما گئے۔“

پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس باہر تشریف
لائے اور فرمایا۔

”اے لوگو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھو کہ محمد ﷺ
وصال فرما گئے اور جو محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو جان
لے وہ زندہ اور بھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور محمد
ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا
اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم اگلے پاؤں پھر
جاؤ گے۔“

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت سیدنا ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی
پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نے حضرت سیدنا
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ آیت سنی تو مجھے یقین ہوا کہ واقعی حضور نبی کریم ﷺ
کا وصال ہو گیا ہے۔

قصہ نمبر ۴۸

حضور نبی کریم ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرنا

روایات میں آتا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ کے
ٹکاہری وصال کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک میں حاضر
ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے
آنسو جاری تھے اور ایسے ہچکیاں بھرتے تھے جیسے کہ گھڑا چمک رہا ہو مگر اس حالت
میں بھی قول و فعل میں مضبوط اور استقلال کا مظاہرہ فرما رہے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ جگے
اور حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ کھولا اور پیشانی اور رخساروں کو بوسہ دیا اور حضور نبی
کریم ﷺ کے چہرے پر ہاتھ بھیرا اور بے ساختہ رونے لگے اور عرض کیا۔

”میرے ماں باپ میرے بیوی بچے اور میری جان آپ رضی اللہ عنہ
پر فدا ہوں آپ رضی اللہ عنہ ہمگی اور وصال ہر حال میں راضی رہے۔
آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد دنی کا سلسلہ بند ہو گیا ہے جو
آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام سے کسی کی وصال
پر ختم نہیں ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ وصالِ عظیم کے مالک ہیں، مگر یہ
سے بالاتر ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کو وہ خصوصیات حاصل ہیں یہاں

تک کہ لب آپ ﷺ پر سکون اور محفوظ ہو چکے اور ہم آپ
 ﷺ کے بارے میں برابر سو گئے اگر وصال آپ ﷺ کو
 پسند نہ ہوتا تو ہم آپ ﷺ کے غم کے لئے سب لوگ اپنی
 جانیں بخش کر دیتے اور اگر آپ ﷺ نے دولے سے منع نہ کیا
 ہوتا تو ہم آپ ﷺ پر پانی کے خوشے چلا دیتے اور جس کی ہم
 سکت نہیں رکھتے اور آپ ﷺ کی یاد تو ہمیشہ تازہ رہے گی۔
 اے اللہ! ہماری یہ بات آپ ﷺ تک پہنچا دے۔ یا رسول اللہ
 ﷺ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت فرمائیے گا۔
 اے اللہ! اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں ہمارا پیغام پہنچا دے۔“



قصہ نمبر ۴۹

خلیفہ اول منتخب ہونا

مدینہ منورہ میں منافقین کا ایک گروہ جو بظاہر مسلمان تھا مگر حقیقت میں دین اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف تھا اور اسلام دشمنی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا اس گروہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جانشینی کا فتوہ کھڑا کر دیا۔ سیدنا ابو ساعدہ میں انصار جمع ہو گئے اور انہوں نے جانشینی کا دعویٰ کیا۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیا اور وہاں پہنچے۔

دوران گفتگو انصار نے مطالبہ کیا کہ ایک امیر ہمارا ہوگا اور ایک تمہارا ہوگا۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ معاملہ فہم تھے اور آپ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ یہی مطالبہ مہاجرین بھی کر سکتے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ایک وقت میں دو امیر ہوں اس طرح امور میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور امت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس سے فتنہ و فساد شروع ہو جائے گا اور سفینہ ترک ہو جائیں گی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے توجہ دی امراء ہماری جماعت میں سے ہوں گے اور وزراء تمہاری جماعت میں سے ہوں گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ذیل کا خطبہ دیا:

”ہمیں تمہارے تضام و منافق سے پرہیز انکار نہیں ہے لیکن قریش اور عرب کے دیگر قبائل کی تمہاری خلافت کو تسلیم نہیں

کریں گے پھر مہاجرین اسلام میں بہت لے جانے والے اور
حضور نبی کریم ﷺ سے خاندانی تعلق رکھنے کی وجہ سے اس کے
زیادہ مستحق ہیں یہاں عمر (رضی اللہ عنہ) اور ابو عبیدہ (رضی اللہ عنہ) موجود
ہیں تم ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کر لو۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا
کلام سنا تو آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا آپ (رضی اللہ عنہ) سے بہتر
کوئی نہیں ہے اور آپ (رضی اللہ عنہ) ہمارے سردار اور حضور نبی کریم ﷺ کے گھج جانشین ہیں۔
حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ آپ (رضی اللہ عنہ) کو عزیز رکھا اور آپ (رضی اللہ عنہ) کی رائے کو فوقیت
دی ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی بیعت کے ساتھ ہی تمام حلقہ حضرت
سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے دست حق پر بیعت کے لئے ٹوٹ پڑی۔ پھر دوسرے دن
مسجد نبوی ﷺ میں عام بیعت ہوئی اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) منبر رسول
اللہ ﷺ پر جلوہ افروز ہوئے۔



قصہ نمبر ۵۰

خلیفہ بننے کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرمانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب متفقہ ہو سادہ میں لوگ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیٹھ ہو چکے تو اگلے دن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اے لوگو! میں تمہارے کاموں پر تمہارا نگران بنایا گیا، میں تم میں سے ہوں اور تم سے بہتر نہیں ہوں، جب میں کوئی اچھا کام کروں تو تم میری مدد کرنا اور اگر مجھ میں کوئی کوتاہی دیکھو تو مجھے رادو راست پر آنے کی نصیحت کرنا، یاد رکھو راست ہاری امانت ہے اور تم میں سے ہر کزود میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک میں اسے حق نہ دلوں اور ہر قوی میرے نزدیک کزود ہے جب تک میں اس سے حق نہ لوں، جو لوگ جہاد فی سبیل اللہ پھوڑ دیتے ہیں اللہ ان کو زلیل کر دیتا ہے، جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اللہ اس قوم کو فرتق کر دیتا ہے جس کام میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کروں تم میری اطاعت سے انکار کر دینا۔“



قصہ نمبر ۵۱

مقرضین کا اعتراض اور

منصب خلافت کو چھوڑنا

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو کچھ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اعتراض کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”اے لوگو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ میں نے خلافت سے تم سے اس لئے لی ہے کہ مجھے اس میں رغبت ہے یا مجھے تم پر کچھ فوقیت حاصل ہے تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے خلافت کو خلافت کی طرف رغبت کرتے ہوئے یا تم پر یا کسی مسلمان پر ترجیح حاصل کرنے کے لئے نہیں لی اور نہ مجھے کبھی بھی رات اور دن میں اس کا لالچ پیدا ہوا اور نہ ہی میں نے چھپ کر اور نہ ہی اعلاناً اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کیا اور بلاشبہ میں نے ایک ایسی بڑی بات کا تقادہ اپنی گروں میں ڈال لیا جس کی مجھ میں طاقت نہیں ہاں اگر اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائے۔ میں اس بات کو پختہ کرتا ہوں کہ یہ کسی صحابی رسول ﷺ کے لئے ہو جائے اس شرط پر کہ وہ اس سے انصاف کرے۔“

پس میں یہ خلافت تم پر واپس کرنا ہوں آج سے میں بھی تمہاری طرح ایک عام شخص ہوں۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خطاب کے بعد اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ تین دن تک مسلسل اپنے گھر سے نکلے اور یہ کہہ کر واپس چلے جاتے کہ میں نے تمہاری بیعت کو واپس کیا۔ اس دوران حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے۔

”بے شک اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ مقدم رکھا ہے ہم بھی آپ رضی اللہ عنہ کو مقدم رکھتے ہیں پس کون ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو اس منصب سے ہٹائے۔“

حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے جد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب منبر پر کھڑے ہو تقریر کی اور خلافت کو واپس کیا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا۔

”اللہ کی قسم اہم اس بیعت کو ہرگز واپس نہ کریں گے اور ہم جانتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ہم میں سے ہر ایک پر مقدم رکھا ہے۔“



قصہ نمبر ۵۲

وظیفہ مقرر کیا جانا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد کسی قسم کا کوئی وظیفہ یا محضوہ نہ لیتے تھے بلکہ خلیفہ بننے سے قبل کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی اپنی گزر بسر کے لئے اسی پیشے کو اختیار کر رکھا اور ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کپڑا اکٹھنے پر اٹھائے مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہے تھے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت ابوسعیدہ بن الخدراج رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہو گئی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بازار تجارت کے لئے جا رہا ہوں تاکہ اپنے اہل و عیال کے کھانے کا بندوبست کر سکوں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے معاملات کے علمہاں ہیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہ اپنے لئے کچھ وظیفہ بیت المال سے مقرر فرمائیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ شہر نبوی رضی اللہ عنہ میں رہنے کو لوگوں کے معاملات احسن انداز میں نبھاسکیں چنانچہ اس واقعہ کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین کی مشاورت سے آپ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تین سو درہم ماہوار مقرر کر دیا گیا۔



قصہ نمبر ۵۲

عدل بے مثل ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے روزِ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔
 ”کل کے دن اونٹوں کے صدقات یہاں حاضر کر دینا ہم اسے تقسیم کریں گے اور میرے پاس کوئی بھی بلا اجازت نہ آئے۔“

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا یہ تکمل کو شاید اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کوئی اونٹ دے دے۔ وہ آدمی اگلے روز تکیل لے کر آ گیا اور اس نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اونٹوں کے درمیان داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی ان کے پیچھے داخل ہو گیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اس شخص کو دیکھا تو دریافت کیا کہ تم بلا اجازت یہاں کیوں آئے ہو اور اسے جھڑک دیا۔ بعد میں جب آپ رضی اللہ عنہ اونٹوں کی تقسیم سے فارغ ہوئے تو اس شخص کو بلایا اور اس کو ایک اونٹ، اونٹ کا کباہہ، ایک دھاری دار کھیل اور پانچ دینار دیے ہوئے اس سے معذرت طلب کی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا عدل بے مثل ہے۔



قصہ نمبر ۵۴

حضور نبی کریم ﷺ کی منصب خلافت کے متعلق پیشین گوئی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور میں اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا اس دوران کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

”اے انس (رضی اللہ عنہ) دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ خلافت اس کے لئے ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے۔ میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دن بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

”اے انس (رضی اللہ عنہ) دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد خلافت اس کے لئے ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”اے انس (رضی اللہ عنہ) اور دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد وہ خلیفہ ہیں۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہیں گے۔



قصہ نمبر ۵۵

امیر رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کا خوف

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی کا گلاس طلب فرمایا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں پانی اور شہد تھا۔ آپ ﷺ نے اس برتن کو اپنے ہاتھ میں لیا اور دونا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد جب آپ ﷺ نے اپنا چہرہ پونچھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔

”ایک مرقہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ قحطی میں دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع فرما رہے تھے۔ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا دنیا نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ ہٹ! تو مجھ سے دُور ہو جا۔ میں بھی اس دُور سے کہ کہیں پانی اور شہد کی وجہ دنیا مجھے نہ مل جائے اور میں امیر رسول اللہ ﷺ کی مخالفت نہ کر سکوں۔“



قصہ نمبر ۵۶

حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی ناراضگی

حضرت ابو الدرداء (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نہایت پشیمانی کی حالت میں آئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے پریشانی کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا میرے اور حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور میں نے ان کو برا بھلا کہہ دیا۔ بعد میں جب ان سے معافی مانگی تو انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ ﷺ کی بات سن کر فرمایا۔

”اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے یہ کلمہ تین مرتبہ ادا کیا۔

کچھ دن بعد حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) بھی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا اور تم لوگوں نے مجھے

بھونکا تاہم ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی تھے جنہوں نے میری تصدیق کی

اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری کی کیا اب تم میرے لئے
میرے ساتھی کو نہ چھوڑو گے؟“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی زبان
مبارک سے یہ کلام سنا تو رو نہ بیٹھے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فوراً معاف
فرمادیا۔



قصہ نمبر ۵۷

رضوان اکبر

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بار قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد حاضر ہوا۔ اس وفد کے امیر نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ پورے القابات و احترامات کو ملحوظ رکھ کر بات چیت کی۔ اس امیر کی گفتگو اور الفاظ کے استعمال سے حاضرین محفل بہت متاثر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اتم نے ان کی بات کا جواب دو۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتہائی رحمت اور ذہانت کے ساتھ ان کی باتوں کا جواب دیا اور حضور نبی کریم ﷺ بے حد خوش ہوئے اور فرمایا۔

”ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت فرمائے اور تمہیں رضوان اکبر عطا فرمائے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ سے رضوان اکبر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

”روزِ حشر اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں پر عام نفعی فرمائے گا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے خاص نفعی فرمائے گا اور وہ نفعی رضوان اکبر ہے۔“



قصہ نمبر ۵۸

کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کچھ لوگوں نے کہا ہم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑھ کر منصف کسی کو نہیں دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے زیادہ افضل ہیں۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سن کر فرمایا۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔

”عوف رضی اللہ عنہ درست کہتا ہے اللہ کی قسم ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ تھے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے اونٹ سے زیادہ بے راہ ہوں۔“



قصہ نمبر ۵۹

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے سنے کپڑے پہنے اور کپڑے پہنے کے بعد گھر میں چل پھر کر اپنے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی کہ اس دوران والد محترم امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔

”عائشہ (رضی اللہ عنہا) اچھے علم نہیں جب بندے کے دل میں دنیوی

دعوت پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔“

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ان کپڑوں کو اتار کر خیرات کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”عائشہ (رضی اللہ عنہا) اب حیرے لئے کفارہ ہے۔“



قصہ نمبر ۶۰

اہلیہ کی حلوے کی فرمائش پوری نہ کر سکے

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کے اخراجات بیت المال سے ملنے والی تحلوہ سے چلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تحلوہ قلیل تھی جو بقدر ضروریات کے لئے کافی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے حلوہ کمانے کی فرمائش کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”بھڑے پاس اتنے پیسے نہیں کہ میں تمہیں حلوہ کھلا سکوں۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی تحلوہ میں سے کچھ رقم بچانا شروع کر دی اور جب وہ اس قائل ہو گئیں کہ حلوہ کا سکتیں تو انہوں نے اس رقم سے حلوے کا سامان خریدنے کے لئے رقم آپ رضی اللہ عنہ کو دی تاکہ حلوے کا سامان خرید لائیں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔

”میری تحلوہ میں حلوہ نہیں چک سکا تمہارے پاس یہ پیسے کہاں

سے آئے؟“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے سارا ماجرا بیان کیا کہ کس طرح انہوں نے ہر مہینے تحلوہ میں سے کچھ رقم بچا کر حلوے کے لئے پیسے اکٹھے کئے ہیں۔

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنی زوجہ کی بات سنی تو فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے مسلمانوں کے اموال کا نگہبان بنایا ہے اور
 میں بیت المال سے اتنی رقم زیادہ لے رہا تھا کہ طوہ پکا سکتا۔
 اس کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تحوہ میں اس قدر کی
 کفادی جس قدر زیادہ وصول فرماتے رہے تھے۔

ضعیف میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
 سہارا لیں ضعیف و اقربا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا



قصہ نمبر ۶۱

صلح میں شمولیت

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ اس وقت ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں موجود تھے۔ حجرہ مبارک کے اندر سے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بلند آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک میں داخل ہوئے اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا۔

”آجھ میں تمہاری آواز کو حضور نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند نہ سنوں۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ڈانٹنے سے منع فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ کی حالت میں حجرہ مبارک سے باہر چلے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مکرانے ہوئے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

”دیکھو میں نے تمہیں کیسے تمہارے باپ سے چڑایا ہے۔“

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان مساجد ہو چکی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور

حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا۔

”یا رسول اللہ ﷺ! جیسے میں لڑائی میں شامل ہوا تھا اس طرح

مجھے اپنی صلح میں بھی شامل فرما لیجئے۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی صلح میں

شامل فرمایا۔

یقیناً مع ثواب خدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

حقیقی ماضی خیر الوری صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں



قصہ نمبر ۶۲

چار عمدہ صفات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا۔

”آج تم میں سے کون روزہ دار ہے؟“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”میں روزہ دار ہوں۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔

”آج کسی مریض کی میادت کی؟“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ میں نے آج مریض کی میادت کی۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔

”کس شخص نے آج نماز چٹاڑا ادا کی؟“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ میں نے آج کھان موئن کی نماز چٹاڑا ادا

کی۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا۔

”تم میں سے کون ہے جس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا۔“

اس مرحلہ پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے

جس شخص میں یہ چاروں عادات موجود ہوں گی وہ جنت میں

جائے گا۔“



قصہ نمبر ۶۲

بکریوں کا دودھ دوہنا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کارہاری اعتبار سے کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بکریوں کا ریوڑ بھی تھا جسے آپ رضی اللہ عنہ غلیفہ بنے سے پہلے چرانے لے جاتے تھے اور ان کا دودھ بھی خود دوہتے تھے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کی بکریوں کا دودھ بھی دوہا کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ غلیفہ مقرر ہوئے تو قبیلہ کی ایک جاریہ خاتون نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اب آپ رضی اللہ عنہ ہماری بکریوں کا دودھ نہیں دوہیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”اھم ہے اس ذات کی جس کے ہنڈ میں میری جان ہے، میں اب بھی تمہاری بکریوں کا دودھ دوہا کروں گا۔“

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ روزانہ جلاتھانہ بکریوں کا دودھ دوہتے اور یہی بھی اس جاریہ خاتون سے پوچھتے کہ دودھ میں ہماگ رہنے دوں یا نہیں؟ وہ جس طرح کبھی آپ رضی اللہ عنہ اس طرح کرتے تھے۔



قصہ نمبر ۶۴

حرام سے پرہیز کرنا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو غلہ وغیرہ لایا کرتا تھا۔ وہ ایک رات آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا تو غلام نے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ نے آج مجھ سے دریافت نہیں کیا کہ میں یہ کھانا کہاں سے لایا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا بھوک کی وجہ سے ہوا تم مجھے بتاؤ کہ کھانا کہاں سے لائے ہو؟ اس نے عرض کیا میرا گزر زمانہ چالیٹ میں ایک ایسی قوم سے ہوا جن کے لئے میں نے سفر کیا اور انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا، آج جب میں دوبارہ اسی قوم سے گزرا تو ان کے ہاں شادی تھی انہوں نے مجھے کھانا دیا جو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً ہی مطلق میں انگلی ڈال کر وہ لقمہ باہر نکال دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک لقمہ کے لئے یہ مشقت کیوں برداشت کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس جسم کی پردوش حرام کے لقمہ سے ہوئی اس کا جسم جہنم کا مستحق ہے، مجھے ڈر ہوا کہ اگر یہ لقمہ میرے جسم میں چلا گیا تو میرے جسم کا کوئی حصہ اس سے پردوش نہ پالے۔



قصہ نمبر ۶۵

ادب کا مقام

حدیث شریف کے الفاظ ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اور میرے درمیان صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام آ سکتے ہیں اور اس گھڑی میں روح کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور یہی مرتبہ توحید کا کمال ہے چنانچہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی اسی کیفیت میں تھے کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عائشہ رضی اللہ عنہا ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون عائشہ رضی اللہ عنہا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون ابوبکر رضی اللہ عنہ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ابوقافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون ابوقافہ رضی اللہ عنہ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو روتی ہوئی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا ماجرا گوش گزار کیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”جب حضور نبی کریم ﷺ ایسی کیفیت طاری ہو تو تم خاموش

رہا کرو اور ہا ادب گھڑی ہوا کرو۔“



قصہ نمبر ۶۶

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک یوزی ٹایٹا عورت مدینہ منورہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ یوزی ٹایٹا عورت اس قدر کزور تھی کہ گھر کے معمولی کام کاج بھی نہ کر سکتی تھی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس یوزی ٹایٹا عورت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے سوچا کہ وہ جا کر اس یوزی ٹایٹا عورت کے گھر کا کام کاج کر آئیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس یوزی ٹایٹا کے گھر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس ٹایٹا یوزی ٹایٹا کے گھر کی صفائی ہوئی تھی، گھر میں پانی بھی بھرا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس یوزی ٹایٹا عورت سے دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کوئی شخص صبح سویرے آتا ہے اور میرے گھر کی صفائی کرتا ہے۔ پانی بھرتا ہے اور مجھے کھانا کھلا کر چلا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس ٹایٹا یوزی ٹایٹا کی بات سننے کے بعد ارادہ کیا کہ وہ انکے روز محلہ صبح آئیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ کون شخص ہے جو اس ٹایٹا یوزی ٹایٹا کے گھر کے کام کاج کرتا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ انکے روز نماز فجر کے بعد آئے تو وہ شخص اس ٹایٹا یوزی ٹایٹا کے گھر کی صفائی اور پانی بھر کے جا چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اب میں انکے روز نماز فجر سے بھی پہلے آؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہ شخص کون ہے؟

اگلے روز حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز فجر سے قبل اس ناخوشا ہوا صبا کے کمر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس ناخوشا ہوا صبا کے گمر کی صفائی کر رہے ہیں۔ صفائی کرنے کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی بھرا اور پھر اس ناخوشا ہوا صبا کو کھانا کھلایا اور چلے گئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔
 ”اللہ کی قسم ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں۔“



قصہ نمبر ۶۲

مشرکین لا جواب ہو گئے

بھرت سے لعل ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کے درمیان موجود تھے اور ان کے کئی سوالات کے جواب دے رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کو توحید کا ذکر فرما رہے تھے اور انہیں سمجھا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور اس کی کوئی اولاد نہیں اور وہ ہر شے سے پاک ہے۔ مشرک کہنے لگے کہ فرشتے تو کچھ ٹھیکیاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سمجھایا مگر وہ بعض نہ آئے اور کہتے رہے کہ فرشتے تو ٹھیکیاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر فرشتے ٹھیکیاں ہیں تو ان کی مانگیں کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ کا سوال سن کر مشرکین چکرا گئے اور کہنے لگے کہ جن سرکاروں کی ٹھیکیاں فرشتوں کی مانگیں ہیں۔



قصہ نمبر ۶۸

عید کے دن انہیں چھوڑ دو

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ عید کے روز میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ گیت گا رہی تھیں جبکہ حضور نبی کریم ﷺ کپڑا لٹا کر میرے نزدیک ہی لیٹے ہوئے تھے۔ اس دوران حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے دیکھتے ہی ڈانٹا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے گرد یہ کیسی محفل سہار کی ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آج عید کا دن ہے انہیں چھوڑ دو۔“



قصہ نمبر ۶۸

منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جس وقت منصب خلافت پر سرفراز ہوئے اس وقت سب سے پہلے جو مسئلہ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لئے کھڑا ہوا وہ منکرین زکوٰۃ تھے۔ وہ تہاگل جو زکوٰۃ کے منکر ہوئے وہ بدستور توحید اور رسالت کا اقرار کرتے تھے مگر زکوٰۃ کی ادا جی میں پس و پشت سے کام لیتے تھے۔ زکوٰۃ چونکہ دین اسلام کا ایک فرض رکن ہے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے ان منکرین زکوٰۃ کے خلاف ایک لشکر ترحیب دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو سبھانے کی کوشش کی کہ ہمیں اس وقت منکرین زکوٰۃ کے ساتھ زنی کا سلوک کرنا چاہئے تاکہ وہ دین اسلام سے غلط نہ ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی رضی اللہ عنہم میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

”اللہ کی قسم! جو شخص حضور نبی کریم رضی اللہ عنہم کی زندگی میں بکری کا

ایک بچہ بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا اور آپ اس کے نیچے سے انگاری

ہے میں اس کے خلاف جہاد کروں گا۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس ایمان افروز تقریر کو سن کر تمام صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو سراہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کی

سرکوبی کے لئے لشکر بھیجا جس سے ان کو تابع کیا اور زکوٰۃ کا نظام نافذ کیا۔



قصہ نمبر ۲۰

مسئلہ کذاب کی سرکوبی

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی فرما دیا تھا کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ نے حالت مرض میں ہی یہ پیشین گوئی کر دی تھی کہ میرے بعد جوئے نبی پیدا ہوں گے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غلیطہ بنے تو مسئلہ کذاب جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے ہوئے ہوئے ہی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور اس کی باتوں پر بنو حنیفہ کے لوگ ایمان لے آئے تھے، آپ ﷺ نے اس نبوت کے جھوٹے دعویدار کی سرکوبی کے لئے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی مدد کے لئے شریشل بن حنہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا لیکن حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت شریشل بن حنہ رضی اللہ عنہ کے آنے سے پہلے ہی حملہ کر دیا اور انہیں مسئلہ کی فوج سے نقصان اٹھاتا پڑا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مسئلہ کذاب کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جنہوں نے نبوت کے اس جھوٹے دعویدار کو قلع قمع کیا اور اسے جہنم حاصل کیا۔ مسئلہ کذاب کی موت کے بعد اس کے پیروں کی کمر ٹوٹ گئی اور انہوں نے شکست تسلیم کر لی اور یوں یہ باطل فتنہ نبوت خاک میں مل گیا۔



قصہ نمبر ۲۱

قرآن مجید کو جمع فرمانا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کو میرے پاس بھیجا۔ قاصد نے پیغام دیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جنگ کے دوران بے شمار حفاظ کرام شہید ہو گئے ہیں اور اگر اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے ان کا مشورہ ہے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کو جمع کریں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں وہ کام ہرگز نہ کروں گا جو میرے آقا حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں بھی نہیں کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کشادہ کیا اور ان کی رائے بھی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ہو گئی۔ اس لئے انہوں نے آپ (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے ذمہ لگایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جو ان ہیں اور کاتب وحی بھی ہیں اس لئے قرآن مجید کو جمع کریں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے پہلا کو ایک ہلکے سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو میں اسے قرآن مجید کو جمع کرنے سے زیادہ آسان سمجھتا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ یہ کار خیر ہے اور تم

اسے انجام دو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی میری رائے بھی آپ ﷺ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی کر دی اور میں نے مسجد کے چوں، شانہ کی چوڑی ہڈیوں، چڑے کے اور اوراق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں سے قرآن مجید کو اکٹھا کیا اور ایک صحیفہ کی صورت میں مرتب کیا۔ یہ صحیفہ آپ ﷺ کے پاس محفوظ رہا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد وہ نسخہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کی شہادت کے بعد یہ نسخہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور انہوں نے اس کی مختلف نقول کروا کر انہیں مختلف علاقوں میں روانہ کیا۔



قصہ نمبر ۷۲

اہل فضل کی فضیلت اہل فضل ہی جانتا ہے

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ کے بچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے لئے اپنی جگہ خالی کر دی اور حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان تشریف فرما ہو گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس فعل کے متعلق فرمایا۔

”اہل فضل کی فضیلت اہل فضل ہی جانتا ہے۔“

پھر حضور نبی کریم ﷺ اپنے بچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو گئے اور اس دوران آپ ﷺ کی آواز نہایت پست ہو گئی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

”حضور نبی کریم ﷺ کو کیا بکواس تکلیف ہو گئی ہے جو آپ ﷺ

کی آواز نہایت پست ہو گئی ہے؟“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لٹی میں سر ہلا دیا۔ جب حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”ابوبکر (رضی اللہ عنہ) جس طرح تم لوگوں کو میرے سامنے آواز میں

پست کرنے کا حکم ہے اس طرح مجھے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ

کے سامنے اپنی آواز پست کرنے کا حکم ہے۔“



قصہ نمبر ۷۲

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

کو گود میں اٹھا کر پیار کرنا

حضرت عبداللہ بن جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے امراء نماز عصر پڑھ کر باہر نکلا تو حضرت سیدنا علی الرضیؓ بھی آپؐ کے امراء تھے۔ اس دوران حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا گزر حضرت سیدنا امام حسنؓ کے نزدیک سے ہوا جو اس وقت چھ لڑکوں کے امراء کھیل رہے تھے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے حضرت سیدنا امام حسنؓ کو گود میں اٹھالیا اور پیار کرتے ہوئے فرمایا۔

"میرے باپ کی قسم اتم حضور نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہو اور

حضرت سیدنا علی الرضیؓ کے مشابہ نہیں ہو۔"

حضرت سیدنا علی الرضیؓ نے جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا کلام سنا تو مسکرا دیے۔



قصہ نمبر ۷۴

تعبیر الرویاء کے ماہر

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا امیر المؤمنین امیں اکثر خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں خون میں پیشاب کر رہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی تو انتہائی فیض و جلال کے عالم میں فرمایا تو اپنی بیوی سے دورانِ جنس صحت کرتا ہے۔ اس شخص نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ عز و جل کے حضور سچے دل سے توبہ کر اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے باز رہ۔ اس شخص نے سچے دل سے توبہ کر لی اور آئندہ اس کو اس قسم کا خواب کبھی نہ نظر آیا۔



قصہ نمبر ۷۵

قلعہ مسمار ہو گیا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب قیصر روم سے جنگ کے لئے مسلمانوں کا لشکر روانہ ہونے کا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کلہ طیبہ پڑھ کر جہاد کا علم حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور ان کی نصیحت کی کہ جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو تو تم کلہ طیبہ پڑھ کر غرہ بخیر بلند کرنا اللہ عزوجل تمہاری مشکل حل فرما دے گا۔ جب اسلامی لشکر نے قیصر روم کے قلعہ کا محاصرہ کیا اور کئی روز تک قلعہ فتح نہ ہوا تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نصیحت کے مطابق کلہ طیبہ پڑھ کر غرہ بخیر بلند کیا تو قلعہ کے اندر زلزلہ آ گیا اور پورا قلعہ مسمار ہو گیا۔

○ ○ ○ ○ ○

○ ○ ○ ○ ○

قصہ نمبر ۷۶

کھانے میں برکت

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی ﷺ سے تین مہمانوں کو لے کر گھر آئے اور خود دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کسی مسئلہ پر گفتگو کے لئے تشریف لے گئے۔ رات گئے جب آپ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو زہرہ نے دریافت فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ مہمانوں کو گھر چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھا اور تم نے مہمانوں کو کھانا کھلا دیا؟ انہوں نے جواب فرمایا کہ مہمانوں نے صاحب خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مجھ پر سخت غصے ہوئے جس کی وجہ سے میں چپ گیا۔ جب کہ وہ رات کے بعد آپ رضی اللہ عنہ مہمانوں کے ہاتھ کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو مہمانوں نے حکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ بعد میں وہ کھانا میں نے اور دیگر گھروالوں نے کھایا۔ پھر وہ کھانا آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے جہاں بارہ قبیلوں کے سردار موجود تھے ان سرداروں کے ساتھ شتر سوار بھی تھے سب لوگوں نے وہ کھانا حکم سیر ہو کر کھایا۔



قصہ نمبر ۷۷

بٹی کی بشارت

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میری بیٹی! میرے پاس جو میرا مال تھا وہ اب داروں کا ہو چکا میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہذا تم لوگ میرے مال کو قرآن مجید کے حکم میں تقسیم فرمالیں۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے والد بزرگوار کی بات سن کر وہ یافت کیا ایا جان! میری تو ایک ہی بہن اسماء (رضی اللہ عنہا) یہ میری دوسری بہن کون سی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میری بیوی بنت خابجہ اس وقت حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے اور وہ تمہاری بہن ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد ایسا ہی ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا کی زوجہ بنت خابجہ کے گھر بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام ”ام کلثوم (رضی اللہ عنہا)“ رکھا گیا۔



قصہ نمبر ۷۸

امت میں سب سے پہلے جنتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور

مجھے جنت کا دروازہ دکھایا جہاں سے میری امت جنت میں

داخل ہوگی۔“

جب حضور نبی کریم ﷺ نے یہ بیان فرمایا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا۔

”کاش میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا اور دروازہ دیکھتا۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر

فرمایا۔

”ابوبکر (رضی اللہ عنہ) میری امت میں سب سے پہلے تم جنت میں

جاؤ گے۔“



قصہ نمبر ۷۹

جنت کے ہر دروازے سے پکارا جائے گا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی چیز کا جہاد اخرج کرے اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جاتی ہے۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے اسے نماز والے دروازے سے پکارا جاتا ہے، جو عبادت پڑھتا ہے اسے عبادت والے دروازے سے پکارا جاتا ہے، جو روزہ دار ہوتا ہے اسے باب الصیام سے پکارا جاتا ہے، جو صدقات و خیرات کرتا ہے اسے باب الصدقات سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا:

”یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جسے تمام

دروازوں سے پکارا جائے گا؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”لو بکر (ابو بکر) اچھے یقین ہے وہ شخص تم ہو جسے تمام دروازوں

سے پکارا جائے گا۔“

○ — ○ — ○

قصہ نمبر ۸۰

علم حضور نبی کریم ﷺ سے عطا ہوا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”میں نے خواب دیکھا دودھ، جلد لہو گوشت کے درمیان میری رگوں میں جاری ہے پھر اس میں سے کچھ دودھ نکال گیا جو میں نے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سن کر عرض کیا۔
 ”یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ علم ہے جو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا اور جب آپ ﷺ علم سے تیز ہو گئے تو آپ ﷺ نے باقی بچا ہوا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔“
 حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات سن کر فرمایا۔
 ”تم نے درست کہا۔“

قصہ نمبر ۸۱

بغض رکھنے والوں پر اسی ہزار فرشتوں کی لعنت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”پچلے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ہیں جو اس شخص کے لئے بخش
کی دعا کرتے ہیں جو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا
مرقاوق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اور دوسرے آسمان پر اسی ہزار
فرشتے ایسے ہیں جو اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت سیدنا
ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا مرقاوق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا



قصہ نمبر ۸۲

امت کے بہترین شخص

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کچھ لوگ خفیہ طور پر مقرر کر رکھے تھے جو لوگوں میں کھوجتے اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اطلاع پہنچاتے۔ ایک مرتبہ ان لوگوں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتایا کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کی بات سن کر جلال میں آگئے اور ان لوگوں کو بلا بھیجا۔ جب وہ لوگ حاضر ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

”اے شریر لوگو! تم مسلمانوں میں فساد پھیلانا چاہتے ہو اور میرے
اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان تفریق پیدا
کرتے ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں عمر (رضی اللہ عنہ)
کی جان ہے! میں اسی بات کو دوست رکھتا ہوں کہ میرے لئے
جنت میں وہ مقام ہوتا جہاں سے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو دیکھتا کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ میری
امت میں سب سے بہتر شخص ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہے۔“



قصہ نمبر ۸۲

چار باتوں کی وجہ سے فضیلت حاصل تھی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مہاجرین اور انصار کو کیا ہوا جو انہوں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ پر فوقیت دی اور ان کے دست حق پرست کی۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”مگر تو قریشی ہے تو اللہ سے معافی مانگ اور اگر مومن اللہ کی عبادت میں نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مجھ پر چار باتوں کی وجہ سے فوقیت حاصل تھی۔ اول وہ نام بخنے میں مجھ پر سبقت لے گئے، دوم ہجرت کے وقت بار بار بتائے گئے ہوسم دین اسلام کی اشاعت انہی کی وجہ سے ہوئی اور چہارم اللہ تعالیٰ نے سوائے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام انسانوں کی خدمت فرمائی۔“



قصہ نمبر ۸۴

حضور نبی کریم ﷺ کے کسی فعل کی نفی نہیں کرتے تھے

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ایک لشکر کو بلک شام کی جانب روانہ کیا تھا۔ ابھی یہ لشکر راستہ میں ہی تھا حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا اور یہ لشکر واپس لوٹ آیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں لشکر کو دوبارہ روانہ کیا تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اعتراض کیا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نا تجربہ کار ہیں ان کی بجائے کسی اور کو سالار بنا کر بھیجا جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس مشورہ سے شدید ناراض ہوئے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:

”اگر جنگل کے بھیڑیے مدینہ منورہ میں داخل ہوں اور مجھے اٹھا کر لے جائیں تب بھی میں وہ کام کروں گا جس کا حکم حضور نبی کریم ﷺ نے خود دیا ہے۔“

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جب لشکر لے کر روانہ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ خود پہلے مدینہ منورہ کی سرحد تک اس لشکر کو روانہ کرنے کے لئے ہر لڑکے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ہدایت دے رہے تھے حیات نہ کرنا بل کو نہ چھوڑنا۔

بے وفائی نہ کرنا، بڑھوسوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، پھلدار اور ہرے بھرے درختوں کو نہ کاٹنا، کھانے کے علاوہ جانوروں کو ذبح نہ کرنا۔ حضرت اسماعیل بن زید رضی اللہ عنہما جو کہ گھوڑے پر سوار تھے انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم آپ ﷺ گھوڑے پر سوار ہو جائیں ورنہ میں بھی گھوڑے سے نیچے اتر آؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں باتیں ممکن نہیں ہیں تم گھوڑے سے اترو گے نہیں اور میں گھوڑے پر سوار نہیں ہوں گا۔ میں اس لئے پیادل چلتا ہوں کہ میں بھی اللہ کی راہ میں اپنے کچھ قدم خاک آلود کر لوں۔

حضرت اسماعیل بن زید رضی اللہ عنہما کی سربراہی میں لشکر شام روانہ ہوا اور چالیس دن بعد حضرت اسماعیل بن زید رضی اللہ عنہما بحیثیت قاضی کے مدینہ منورہ میں واپس لوٹے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر استقبال خود شہر سے باہر آ کر کیا۔ یہ پہلی فتح تھی جو آپ ﷺ کے دور خلافت میں ہوئی۔



قصہ نمبر ۸۵

پیروی کے لئے قرآن و حدیث کافی ہیں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمرو بن العاص اور حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بربدہ کے ذریعے شام کے والی کا سر قلم کر کے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے اس فعل کو ناپسند کیا۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے مسلمانوں کے خلیفہ اگر ہم اس کے ساتھ یہ نہ کرتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ یہی سلوک کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”کیا تم رومیوں کی پیروی کرتے ہو آئندہ کسی کا سر قلم کر کے
 یوں نہ بھیجنا ہمیں پیروی کے لئے قرآن اور حدیث ہی کافی
 ہیں۔“



قصہ نمبر ۸۶

چور کو قتل کروادیا

حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے چوری کی۔ اس شخص کو حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس کا ایک ہاتھ کاٹ دو چنانچہ اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ شخص پھر چوری کرتے پکڑا گیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس نے چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا ایک پاؤں کاٹ دو چنانچہ اس کا ایک پاؤں کاٹ دیا گیا۔ وہ شخص چوری سے باز نہ آیا اور ایک مرتبہ پھر چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ آپ ﷺ نے پھر اسے قتل کرنے کا حکم دیا مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ پھر کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس نے چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو چنانچہ اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اس شخص نے ایک مرتبہ پھر چوری کی اور اس مرتبہ اس کا دوسرا پاؤں کاٹ دیا گیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس شخص نے سترے چوری کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس جب اس شخص کو لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کو قتل کر دو چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔



قصہ نمبر ۸۲

گستاخی کرنے والا بندر بن گیا

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم تین لوگ یمن کی جانب روانہ ہوئے۔ ہمارے ایک ساتھی نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کی گستاخی کی۔ ہم نے اسے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ جب ہم لوگ یمن کے نزدیک پہنچے اور ہم نے نماز فجر کے لئے اسے بیدار کیا تو اس نے کہا کہ اس نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ فرما رہے تھے۔

”اے فاسق اللہ نے تجھے ذلیل و خوار کیا اور منزل پر پہنچنے سے

پہلے ہی خیرا چھوڑ دیا ہے گا۔“

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد اس کی شکل بدل گئی اور بالکل

بدردوں جیسی ہو گئی۔



قصہ نمبر ۸۸

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ناراضگی ختم کر دی

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء (علیہا السلام) جب مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (علیہ السلام) ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور حضرت سیدنا علی (علیہ السلام) سے اعدا آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سیدنا علی (علیہ السلام) نے اعدا جا کر حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء (علیہا السلام) سے کہا کہ مسلمانوں کے خلیفہ تمہاری عیادت کے لئے آئے ہیں اگر کہو تو انہیں اعدا بلالوں۔

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء (علیہا السلام) نے اجازت دے دی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (علیہ السلام) نے آپ (علیہا السلام) کا حال دریافت کیا اور فرمایا۔

”اللہ کی قسم! میں نے اپنے گھر، اپنے مال اور اپنے خاندان کو

اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا اور حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے

مائلیت کو راضی کرتے کے لئے چھوڑ دیا۔“

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء (علیہا السلام) کو کہ آپ (علیہ السلام) سے ناراض تھیں انہوں نے آپ (علیہ السلام) کی بات سنے کے بعد اپنی ناراضگی ختم کر دی۔



قصہ نمبر ۸۹

عجز و انکساری

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو جب بھی کسی ہم کے لئے فکر کو روانہ کرتے تو زیادہ اس فکر کو چھوڑنے مدینہ منورہ کی سرحد تک جاتے تھے اور جب لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے ہاتھیں ہونے کی وجہ سے عزت و احترام سے پیش آتے تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ لوگوں نے مجھے بہت بڑھا دیا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ عز و جل کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے:

”اے اللہ! تو میرے حال سے آگاہ ہے اور میں اپنے حال کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔“

اے اللہ! یہ مجھ سے حسن ظن رکھتے ہیں تو ان کے حسن ظن کو قائم رکھنا اور میرے گناہوں کو بخش دینا اور لوگوں کی اس تعریف پر میرا سواغزو نہ کرنا۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عجز و انکساری کی انتہاء یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے نفس کا محاسبہ خود کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی غرضنوردی حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس پر ہمارے گناہ کا اعتراف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس میں رکھتا ہے جو اس کے لئے اپنے نفس سے باز رہتا ہے۔



قصہ نمبر ۹۰

امت کی نجات کا ذریعہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا۔

”اے علیہ رسول ﷺ کیا آپ رضی اللہ عنہ کو حیرانگی نہیں کہ میرا گزرومکان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس تمہارے بھائی عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور تم نے انہیں ان کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”اے علیہ رسول ﷺ میں نے ایسا نہیں کیا۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی قسم نے ایسا ہی کیا ہے اور تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا کہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے گزرنے کی ہر گز خبر نہ ہوئی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سلام کیا ہے۔ حضرت

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”تم نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے حلق میرا یہ خیال تھا کہ تم کسی سوچ میں کم تھے جس کی وجہ سے تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب نہیں دیا۔“

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

”امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی وجہ سے پریشان ہوں اور اس سوچ میں کم تھا اس امت کی نجات کے بارے میں میں حضور نبی کریم ﷺ سے کچھ نہ پوچھ سکا؟ اور یہی بات میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور ان کے سلام کرنے کے حلق کچھ خبر نہ ہوئی۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا جو کلمہ میں نے اپنے بچا کو پیش کیا تو اور انہوں نے اسے رو کر دیا پس وہی کلمہ میری امت کی نجات کا وسیع ہے۔“

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔

قصہ نمبر ۹۱

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ بن لو۔ لوگوں نے کہا ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کی رائے پر کچھ عرض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا میرے نزدیک عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو مانتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا ہمناس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔ اس کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیگر اصحاب سے مشورہ کیا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے عمر ان خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔



قصہ نمبر ۹۲

مستقبل کے خطرات سے آگاہ کرنا

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دنوں میں ان کی عیادت کے لئے کیا میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سر نیچا کئے بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا الحمد للہ آج آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت قدرے بہتر ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہتری اسی کو کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج مجھے سخت تکلیف ہے اور مہاجرین کے گروہ اپہاری کی اس تکلیف سے زیادہ تکلیف مجھے اس بات کی ہے کہ میں نے تم میں سے بہتر آدمی کو خلیفہ مقرر کیا اور تم اس بات پر راض ہو کہ مجھے خلافت کیوں نہ ملی؟ تم دنیا کو دیکھ رہے ہو کہ تمہاری طرف بڑھ رہی ہے اور جب یہ آئے گی تو تم دشمن کے پرہیز اور بچے استعمال کرو گے تب تمہاری یہ حالت ہو جائے گی کہ تمہیں آؤ رہا بھانجان کی لہان پر لیٹنے سے اتنی تکلیف ہوگی جتنی خاندان بھانڑوں میں لیٹنے سے ہوتی ہے۔ خدا کو ادا ہے کہ بغیر کسی تصور اور جرم کے تمہاری گردنیں کاٹ دی جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہے اس چیز سے کہ تم دنیا میں الجھ جاؤ۔ کل تم ہی سب سے پہلے لوگوں کو جھکاؤ گے۔



قصہ نمبر ۹۳

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بعد

آنے والوں کو تھکا دیا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمائی ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے دورِ خلافت میں مسلمانوں کے مال میں سے ایک درہم اور دینار نہیں لیا سوائے اپنی گزشتہ حالت کے لئے۔ اب تم میرے مال کا جائزہ لے لینا اور دیکھنا کہ میرے خلیفہ بننے کے بعد میرے مال میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں اور جو میرا سامان ہے دو تم سے خلیفہ کو بھیج دینا کہ میں بری الذمہ ہو جاؤں چنانچہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا وصال ہوا تو آپؓ کے پاس ایک جھٹی غلام تھا جو بچوں کو کھانا کھاتا تھا، ایک اونٹ تھا اور ایک بھٹی پرانی چادر تھی۔ ہم نے یہ تمام چیزیں حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کو بھیج دیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ نے جب یہ دیکھا تو زار قطار رو پڑے اور فرمانے لگے:

”ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بعد آنے والوں کو تھکا دیا ہے۔“



قصہ نمبر ۹۴

دو پرانی چادروں میں کفن دیا گیا

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے بتایا کہ آج سوموار ہے۔ پوچھا حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کا وصال کس روز ہوا تھا؟ ہم نے بتایا کہ اسی روز ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہماری بات سن کر فرمایا تو مجھے بھی آج رات ہی کی توقع ہے۔ پھر پوچھا کہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کو کفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟ ہم نے بتایا کہ تین اکھرے یعنی سفید رنگ کے کپڑے تھے جن میں قمیص اور بگڑی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس دو چھوٹی چھوٹی چادریں ہیں انہیں دھو کر مجھے کفن دے دینا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان سے بہت کچھ دیا ہے ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیا کفن پہنا سکیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”کپڑے کی ضرورت میت سے زیادہ زبردستی آتی ہے۔ ہر روز تو میت کی ضرورت انجام کی طرف سے ہوتا ہے۔“



قصہ نمبر ۹۵

اہلیہ نے غسل دیا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ھ بروز سوموار کو تیسٹھ برس کی عمر میں اہل بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اتنی ہی تھی جتنی حضور نبی کریم ﷺ کی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت کبیل بن یضاء رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ معزز تھے اور جس وقت حضور نبی کریم ﷺ ہمدرد تشریف لاتے تو آپ رضی اللہ عنہ کے ہال سفید اور سیاہ تھے جبکہ باقی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہال سیاہ تھے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت اسماء بنت جمیل نے سب وصیت دیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اکثر روزہ سے ہوتی تھیں اور جس دن آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے کر روزہ رکھنے سے منع فرمایا کہ بوقت غسل کہیں قحط نہ ہو جائے۔

حضرت اسماء بنت جمیل نے اسلام میں پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اپنے روزہ خاتمہ کو غسل دیا۔



قصہ نمبر ۹۶

حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور قبر مبارک حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں کھودی گئی۔ قبر مبارک میں حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت طلحہ اور حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اتارا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی لحد میں اترا تا چاہا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بس کافی ہیں۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے چنانچہ جب قبر مبارک کھودی گئی تو اس طریقے سے کھودی گئی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضور نبی کریم ﷺ کے شانوں کے برابر تھا اور جب بعد میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھودی گئی تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شانوں کے برابر تھا۔



قصہ نمبر ۹۷

اسلام کا قلعہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ روتے جاتے تھے اور فرماتے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایمان میں سب سے قلمس اور یقین میں پختہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کی تصدیق کی جب کہ کوئی ان پر ایمان نہ لایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی سرپرستی فرماتے والے تھے اور ہر بات میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہم سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ رضی اللہ عنہ کو "صدیق" کے لقب سے یاد فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کا قلعہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی دلیل قوی تھی۔



قصہ نمبر ۹۸

موت کی وجہ حضور نبی کریم ﷺ کی جدائی میں گریہ کرنا تھا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپ ﷺ ہر وقت حضور نبی کریم ﷺ کی جدائی میں گریہ کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کی صحت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔ آپ ﷺ کی بیماری کے دوران حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ بیمار داری کی اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ کی خدمت میں رہے۔ بوقت وصال آپ ﷺ کا قیام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے والے مکان میں تھا جو حضور نبی کریم ﷺ نے آپ ﷺ کے لئے وقف فرمایا تھا۔



قصہ نمبر ۹۹

حبیب کو حبیب سے ملا دو

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یہ سوال پیدا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کو کہاں دفن کیا جائے؟ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔ میری دلی خواہش تھی کہ میرے والد بزرگوار حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں میرے حجرے میں دفن ہوں چنانچہ مجھ پر خیمہ کا طلبہ جاری ہو گیا اور مجھے خواب میں ایک منادی سنائی دی کہ کوئی اعلان کر رہا تھا: حبیب کو حبیب سے ملا دو۔ میں نے بیدار ہونے کے بعد اس کا ذکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کیا تو بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات کا اقرار کیا کہ انہوں نے بھی یہ منادی سنی تھی چنانچہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔



قصہ نمبر ۱۰۰

حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو

جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے روضہ کے سامنے نہا کر رکھا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر مجھے ہی یہ الفاظ ادا

ہوئے روضہ رسول ﷺ کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک سے آواز آئی۔ ”حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔“

○—○—○

کتابیات

- ۱۔ بخاری شریف از امام اسماعیل بخاری رحمہ اللہ
- ۲۔ مسلم شریف از امام محمد مسلم رحمہ اللہ
- ۳۔ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابو القاسم اسماعیل ابن کثیر رحمہ اللہ
- ۴۔ مشکوٰۃ شریف
- ۵۔ ترمذی شریف
- ۶۔ تفسیر روح البیان
- ۸۔ تاریخ طبری
- ۹۔ حیات الصدیقین رحمہم اللہ
- ۱۰۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رحمہ اللہ کے سرکاری خطوط
- ۱۱۔ شرح فقہ اکبر
- ۱۲۔ کنز العمال
- ۱۳۔ شعب الایمان
- ۱۴۔ تفسیر کبیر
- ۱۵۔ تفسیر خازن
- ۱۶۔ کتابت صحابہ
- ۱۸۔ سیرت حضرت ابو بکر صدیق رحمہ اللہ از حبیب القادری



ایک بیکر ہمشیر

Ph: 642 - 37382022